بفیض: تاج دارِ اہلِ سنّت مفتی اعظم علامہ محمد مصطفیٰ رضا نوری و حضور تاج الشریعہ علیہما الرحمۃ

زیر سرپرستی: امینِ ملت حضرت ڈاکٹر سید محمد امین میاں برکاتی مدظلہ العالی، مارہرہ مطہرہ

# مسلم مسائل اور خانقاہِ برکاتیہ


از قلم

ڈاکٹر محمد حسین مُشاہد رضوی



ناشر: **نوری مشن** مالیگاؤں

حسب فرمائش: **بزم قاسمی برکاتی**

# آئینہ

# انتساب

سلسلۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ نوریہ سے منسلک
جملہ وابستگان کے نام
اس یقین کے ساتھ کہ خانقاہِ عالیہ کے پیغام
"آدھی روٹی کھایئے، بچوں کو پڑھایئے"
کو عملی شکل دینے کے لیے ہمہ دم
اپنے آپ کو مصروف رکھیں گے۔

نیاز مند: مُشاہد رضوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# پہلی بات

خانقاہِ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ کے علمی ترجمان سال نامہ ”اہل سنت کی آواز“ 2017ء کے شمارہ مسلم مسائل کے لیے خصوصی طور پر مختص کیا گیا۔ اس وقیع شمارے کے لیے ناچیز کو ”مسلم مسائل اور خانقاہِ برکاتیہ“ عنوان کے تحت مضمون قلم بند کرنے لیے دعوت دی گئی۔ راقم نے مذکورہ عنوان پر حضور صاحب البرکات قدس سرہٗ کے فیضانِ روحانی سے مضمون کی تکمیل کی۔ ”اہل سنت کی آواز“ کے مسلم مسائل نمبر میں اس مقالے کی نہ صرف اشاعت عمل میں آئی بلکہ مجلسِ ادارت کے رکن محترم ڈاکٹر احمد مجتبیٰ صدیقی (شعبۂ جغرافیہ مسلم یونی ورسٹی، علی گڑھ) نے ان الفاظ میں ستایش بھی کی: ”خانقاہِ برکاتیہ اور مسلم مسائل کے حوالے سے ایک بے حد وقیع مضمون رقم فرمایا، جس میں انھوں نے بڑی حد تک بہت اہم چیزوں کا احاطہ کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔“

بعض احباب نے اس مضمون کو کافی پسند کیا اور سراہتے ہوئے خواہش ظاہر کی کہ اس کی افادیت کی پیش نظر علاحدہ سے کتابچے کی صورت میں بھی پیش کیا جائے۔ چناں چہ ”اہل سنت کی آواز“ کے مدیر محترم حضور رفیق ملت سید نجیب حیدر میاں قبلہ کی اجازت سے یہ رسالہ قارئین کی خدمت میں نذر ہے۔ اس کی اشاعت بزم قاسمی برکاتی، مالیگاؤں کے روح رواں جناب حاجی انیس احمد برکاتی صاحب کی ذاتی دلچسپی اور نوری مشن کی طرف سے عمل میں آرہی ہے۔

ناچیز ”اہل سنت کی آواز“ کے مدیر مکرم و معظم اور مجلس مشاورت کے جملہ مؤقر ارکان کے لیے سراپا سپاس ہے کہ انھوں نے وقیع مسلم مسائل نمبر میں مضمون نویسی کے لیے ناچیز کا انتخاب کیا اور میرے مضمون کو شامل اشاعت فرما کر حوصلہ افزائی کی۔ اللہ کریم ان حضرات کے سایۂ عاطفت کو ہم پر دراز تر فرمائے۔ آمین!!

محمد حسین مُشاہدؔ رضوی

# کلماتِ حوصلہ افزا

ڈاکٹر احمد مجتبیٰ صدیقی (شعبۂ جغرافیہ مسلم یونی ورسٹی، علی گڑھ)
(جوائنٹ سکریٹری البرکات ایجوکیشنل سوسائٹی، علی گڑھ)

آج اس پرفتن دور میں امت مسلمہ کے سامنے اپنے تشخص کی حفاظت سب سے بڑا مرحلہ ہے تو ایسے میں قوم کو لکھنے پڑھنے اور ان کے مسائل کو سنجیدگی کے ساتھ سمجھنے کی کوشش کرنا ہے۔ خانقاہ برکاتیہ مارہرہ مقدسہ کے بزرگوں کا یہ امتیاز رہا ہے کہ سلوک وتصوف کی دولت سے اپنے احباب ومتوسلین کو سرشار کرنے کے ساتھ ساتھ ان حضراتِ صوفیاے کرام نے ملت اسلامیہ کے داخلی اور خارجی مسائل میں قوم کی خوب خوب رہنمائی فرمائی اور یہی بات ہے کہ آج بھی کوئی مسئلہ قوم کے سامنے ہوتا ہے تو سنجیدہ ذہن افراد خانقاہِ برکاتیہ مارہرہ مقدسہ کے ذمہ داران کی طرف رجوع کرتے ہیں کہ ان معاملات میں خانقاہِ برکاتیہ کا کیا موقف ہے۔

اسی تناظر میں موجودہ دور کے مسلم مسائل کو نظروں کے سامنے رکھ کر خانقاہِ برکاتیہ نے اپنے سال نامے کو مسلم مسائل سے منسوب کرنے کی سعادت حاصل کی جس میں ملک و بیرون ملک کے صاحبان قلم نے اپنا قلمی تعاون پیش کیا۔ الحمد للہ! یہ شمارہ اب دستیاب ہے۔

برادرِ عزیز ڈاکٹر محمد حسین مشاہدؔ رضوی صاحب نے بھی خانقاہِ برکاتیہ اور مسلم مسائل کے حوالے سے ایک بے حد وقیع مضمون رقم فرمایا، جس میں انھوں نے بڑی حد تک بہت اہم چیزوں کا احاطہ کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔ مشاہدؔ صاحب بزرگی کی طرف جاتی ہوئی نوجوان نسل کے اہم نمایندے ہیں۔ بہت کم لوگوں کو اللہ تعالیٰ بہت کام ایک ساتھ کرنے کا جذبہ اور حوصلہ عطا فرماتا ہے۔ ڈاکٹر موصوف انھیں کم لوگوں میں سے ہیں۔ جو

مسلسل علمی کاوشات کو منظر عام پر لانے میں مصروف رہتے ہیں۔ مشاہدؔ صاحب میں دو خوبیاں بہت ممتاز ہیں ایک تو یہ کہ مشاہدؔ صاحب ایک بے حد سیکولر مزاج کے آدمی ہیں، تمام سلاسل طریقت کا ایک سا ادب اور ایک سا احترام، سب کے لیے سعادت مند، سب کے مداح اور سب کے محبوب، وہ سب کو پسند کرتے ہیں اور انھیں سب پسند کرتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہر مثبت کام کے لیے خود کو ہمیشہ نہ صرف تیار رکھتے ہیں بلکہ پیش قدمی کے ساتھ تیار رکھتے ہیں، یہ میرا ذاتی مشاہدہ بھی ہے اور تجربہ بھی۔ بے حد حلیم اور خوش مزاج، سعادت منداور سنجیدہ شخصیت کے مالک ڈاکٹر مشاہدؔ رضوی خانقاہِ برکاتیہ کے لیے بے حد مخلص ہیں۔ اسی سبب ان کو یہاں ہر بڑا چھوٹا بے حد پسند کرتا ہے۔ موصوف نے اپنے مقالہ "مسلم مسائل اور خانقاہِ برکاتیہ" کو کتابی شکل دی ہے، انھیں بہت مبارک !! اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صدقے میں مشاہدؔ صاحب کی عمر وصحت اور علم واقبال میں برکتیں عطا فرمائے اور ان کی مقبولیت میں چار چاند لگائے، آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم !

احمدؔ

اللہ رحمٰن و رحیم کے نام
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

# مسلم مسائل اور خانقاہِ برکاتیہ

## خانقاہِ برکاتیہ ایک مختصر تعارف:

خانقاہِ عالیہ قادریہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ علم و فضل میں یگانہ، روحانیت اور بزرگی میں عظیم الشان نجیب الطرفین ساداتِ زیدیہ کا مقدس مسکن ہے۔ گزشتہ کئی صدیوں سے ہدایت و ارشاد، تصنیف و تالیف، تزکیہ و طہارت اور اصلاحِ فکر و اعمال کے میدان میں اس خانقاہ کی نمایاں خدمات آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔

خانقاہِ برکاتیہ کا خانوادہ حسینی زیدی سادات پر مشتمل ہے۔ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شہزادے حضرت سیدنا زین العابدین امام علی بن امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نسل حسینی آگے بڑھی۔ آپ کے شہزادگان میں حضرت امام باقر اور حضرت زید شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہما دو نمایاں نام ہیں۔ یہیں سے نسل حسینی شاخ در شاخ منقسم ہوئی جن میں باقری اور زیدی شاخیں مشہورِ عالم ہیں۔

حضرت امام زید شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پانچویں پشت میں ایک بزرگ حضرت سید علی (بن حسین بن علی بن محمد بن عیسیٰ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہم) مدینۂ منورہ سے ہجرت کر کے عراق کے شہر واسط تشریف لائے اور یہیں مقیم ہو گئے۔ آپ کی ساتویں پشت میں ایک بزرگ حضرت سید ابوالفرح واسطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے چار صاحب زادگان کے ساتھ غزنی میں سکونت پذیر ہوئے۔ مؤرخِ بے نظیر علامہ میر سید غلام علی آزاد بلگرامی نور اللہ مرقدہٗ کے حوالے سے قاضی غلام شبر قادری بدایونی لکھتے ہیں:

> ”ایک خاندان ساداتِ زیدیہ کا مظالم حکام سے تنگ آکر واسط متوطن ہوا۔ ان میں سے سید ابوالفرح واسطی رحمۃ اللہ علیہ مع اپنے چار صاحب زادوں سید معز الدین، سید ابوفراس، سید ابوالفضائل، سید داؤد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے واسط سے غزنی تشریف لائے اور چندے قیام فرما کر مع ایک صاحب زادے سید معز الدین کے وطن کو واپس ہوئے۔ تین صاحب زادے سید ابوفراس، سید

ابو الفضائل اور سید داؤد ہندوستان میں تشریف لائے۔ سید ابو فراس رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے سید ابوالفرح ثانی، اُن کے بیٹے سید حسین، اُن کے بیٹے سید علی، اُن کے صاحب زادے سید محمد صغریٰ جد ساداتِ بلگرام ہیں۔"

(مدائح حضور نور ص ۳۷)

حضرت سید محمد صغریٰ (وصال: ۶۴۵ھ) ساداتِ زیدیہ بلگرام کے مورثِ اعلیٰ ہیں۔ آپ کی گیارہویں پشت میں حضرت میر سید عبدالواحد بلگرامی قدس سرہٗ (ولادت: ۹۱۶ھ/ وصال: ۱۰۱۷ھ) ہیں جن کا نام علمی اور صوفی حلقوں میں محتاجِ تعارف نہیں ہے۔ 'سبع سنابل' آپ کی مایۂ ناز اور مشہورِ زمانہ تصنیف ہے۔

آپ کے صاحب زادے حضرت سید میر عبدالجلیل چشتی بلگرامی قدس سرہٗ (ولادت: ۹۷۲ھ/ وصال: ۱۰۵۷ھ) وہ پہلے بزرگ ہیں جنھوں نے بلگرام سے ہجرت فرما کر مارہرہ کو اپنا وطن بنایا اور آج بھی وہیں آسودۂ خاک ہیں۔ آپ کے بعد آپ کے صاحب زادے حضرت میر سید اویس قدس سرہٗ (وصال: ۱۰۹۷ھ) آپ کے خلیفہ اور جانشین ہوئے۔

حضرت سید شاہ برکت اللہ عشقیؔ پیمیؔ مارہروی قدس سرہٗ (وصال: ۱۱۴۲ھ) حضرت میر سید اویس قدس سرہٗ کے فرزند اور امام سلسلۂ برکاتیہ ہیں۔ مارہرہ مطہرہ اتر پردیش کے مشہور شہر آگرہ سے ملحق ایٹہ کے مغربی حصے میں واقع صوفیاے کرام کا معروف مسکن ہے۔ جہاں خاص شاہ راہ کے شمالی حصے میں وہ عظیم الشان درگاہ ہے جہاں بڑے بڑوں نے اپنی جبینِ عقیدت فخر سے جھکائی ہے۔ یہ مہتم بالشان درگاہ، درگاہ شاہ برکت اللہ قدس سرہٗ کے نام سے موسوم ہے۔

خانوادۂ برکاتیہ میں گو کہ سلاسل چشتیہ و قادریہ وغیرہ تمام معروف سلاسل تھے، لیکن اکابر خانوادہ پر رنگ چشتیہ نظامیہ غالب رہا۔ حضرت سید شاہ برکت اللہ قدس سرہٗ نے کالپی جا کر حضرت سیدنا شاہ فضل اللہ کالپوی قدس سرہٗ (وصال: ۱۱۱۱ھ) سے اخذ فیض کیا اور خلافت و اجازت سے سرفراز ہوئے، واپس آ کر اسی سلسلۂ قادریہ کالپویہ کا اجرا کیا اور مارہرہ مطہرہ میں خانقاہ قادریہ برکاتیہ کی بنیاد رکھی۔ تب سے اب تک یہ عظیم الشان خانقاہ دنیا بھر کے خوش عقیدہ مسلمانوں کا مرجع و مرکز ہے۔ ہندوستان ہی نہیں برصغیر ہندو پاک میں یہ سب سے بڑی قادریہ سلسلے کی خانقاہ ہے۔ وہ اس لیے بھی کہ سلسلۂ قادریہ کا اجرا اس خانقاہ کے مرشدانِ کرام اور خلفاے عظام کے

ہاتھوں جس قدر عمل میں آیا، کسی دوسری خانقاہ کے مرشدانِ کرام اور خلفاے عظام کے ہاتھوں عمل میں نہیں آیا۔

حضرت سید شاہ برکت اللہ قدس سرہٗ کی اس درگاہ کے جنوبی رخ کی خانقاہ میں ان کے پوتے حضرت سید شاہ حقانی ابن سید شاہ آل محمد قدس سرہما کا دیوان خانہ تھا۔ یہ وہی شاہ حقانی ہیں جن کا ترجمہ ٔ قرآن اور تفسیر قرآن ''نعت رسول کی'' اور ''عنایت رسول کی'' اردو تراجم و تفاسیر میں اولیت کا درجہ رکھتے ہیں۔ خانقاہِ برکاتیہ کو یہ منفرد اعزاز بھی حاصل ہے کہ یہاں کے مرکزی برکاتی گنبد کے سایے میں سات اقطاب آرام فرما رہے ہیں۔

## خانقاہ کی مسلم مسائل سے دلچسپی:

ہر دور میں خانقاہ برکاتیہ سے منسلک اکابر اولیا و صلحا اور سجادگان و شہزادگان نے ملت اسلامیہ کی سچی قیادت و رہنمائی کا فریضہ انجام دیا ہے۔ جب بھی مسلم امت کو کسی بھی قسم کے مسائل درپیش ہوئے، خانقاہ برکاتیہ نے اس کے حل کی طرف پیش قدمی کی۔ زمانۂ ماضی سے حال تک مسلم مسائل کے حل کے لیے خانقاہ کی دلچسپی کی داستان بڑی طویل ہے۔ جس کی تفصیل اس مختصر سے مضمون میں ممکن نہیں۔ وطن عزیز ہندوستان کی جنگ آزادی کی کاوشیں ہوں یا آزادی کے فوراً بعد رونما ہونے والے مسلم کش فسادات۔ آزادی کے بعد مسلسل جاری مسلمانوں کے تئیں امتیازی سلوک کا معاملہ ہو یا تعلیمی، سماجی اور معاشی اعتبار سے مسلمانوں کے ناگفتہ بہ حالات، ہر ہر موڑ پر خانقاہِ برکاتیہ نے اپنا نمایاں کردار ادا کیا۔

صاحب عرسِ قاسمی حضرت سید شاہ ابوالقاسم محمد اسماعیل حسن قادری برکاتی قدس سرہٗ نے بھی اپنے دور میں مسلمانوں کے عائلی و سماجی مسائل کے حل کے لیے نمایاں کردار ادا کیا، جس کی حسین و جمیل جھلکیاں آپ کے مکتوبات ''مفاوضاتِ طیبہ'' میں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔ حضور شاہ جی میاں قدس سرہٗ مسلمانوں کے تعلیمی، معاشی اور سماجی مسائل سے متعلق بڑے فکر مند رہا کرتے تھے، چناں چہ ''گل دستۂ چمنستانِ سنت'' میں آپ نے بڑے کربیہ انداز میں مسلمانوں کی افسوس ناک حالت کا اظہار کرتے ہوئے حوصلہ افزا پیغامات امت مسلمہ کو پیش کیے ہیں:

''کس قدر افسوس ہے کہ اس وقت ہندوستان میں کوئی ایک بھی فارغ البال سنی دینی مدرسہ علوم دین کا نہیں ہے کہ جہاں علوم حقہ تعلیم کیے جاویں کہ جن سے

اسلام نے ترقی پائی تھی اور جن کی بدولت آج تک اسلام کا نام اور وجود باقی ہے اور جو مسلمانوں کی ترقی کا باعث ہوئے تھے اور جن کی کمی سے مسلمان اس وقت تنزل کی حالت میں دیکھے جاتے ہیں۔ مسلمان ایسی خوابِ غفلت میں پڑے ہیں کہ اپنی ترقی کے اسباب کے گم ہوجانے کی کچھ پروانہیں کرتے۔ فریب دہیِ دُز دِرجیم سے تنزل کے اسباب سے ترقی کی تلاش کرتے ہیں۔ اگر علوم سیکھتے ہیں تو وہ ہی جن سے دین برباد، دنیا خراب ہو اور فنون سیکھتے ہیں تو وہ ہی کہ جو باعثِ نکال و وبال ہوں۔"

(گل دستۂ چمنستانِ سنت: سید شاہ ابوالقاسم محمد اسماعیل حسن قدس سرہٗ، ص ۱۲)

جناب مولوی محبوب عالم صاحب نے مسلمانوں کے تنزل کے اسباب معلوم کرنے کی غرض سے سوالات ترتیب دے کران کے جوابات شائع کیے۔ انھیں سوالات کے جوابات حضور شاہ جی میاں قدس سرہٗ نے بھی عطا فرمائے، مکمل جوابات سے بالعموم نیز سوالِ دوم کے جواب سے بالخصوص حضور سید شاہ ابوالقاسم محمد اسماعیل حسن قدس سرہٗ کی مسلم مسائل کے تئیں یک گونہ دلچسپی ظاہر ہوتی ہے، مسلمانوں کی حقیقی ترقی کی جانب اشارہ فرماتے ہوئے راقم ہیں:

"یقیناً محض دین اسلام کی جان و دل سے پیروی کرنے سے قدیم مسلمانوں کو ترقی حاصل ہوئی تھی، کیوں کہ دین اسلام کے اصول جیسے دینی ترقی کا سبب تھے، ویسے ہی دنیاوی ترقی کا باعث تھے۔ دین کی پابندی کے ساتھ جو دنیاوی ترقی ہوتی ہے، وہ عین دینی ترقی ہے۔ دین اسلام نے جو اصول بتائے ہیں، وہ دینی اور دنیوی ترقی کے لیے عام ہیں۔ ان کی پابندی سے دونوں طرح کی ترقی حاصل ہوجاتی ہے۔ مسلمانوں کو کب کس نے منع کیا ہے کہ تم حرفت وصنعت نہ سیکھو۔ بلکہ تاکید ہے کہ بعد عبادت اپنے معبود کی، حصولِ معاش کے اسباب مہیا کرنے میں کوشش کرو۔"

(اہل سنت کی آواز ۲۰۱۰ء، اکابر مارہرہ مطہرہ، حصہ دوم، ص ۱۸۱)

اسی طرح تاج العلماء سید محمد میاں قادری برکاتی مارہروی قدس سرہٗ کی مسلم مسائل کے حل سے متعلق مساعیِ جمیلہ بھی تاریخ کے اوراق میں محفوظ ہے۔ نیز مرکزی جماعت اہل سنت مارہرہ شریف کی خدمات بھی جگ ظاہر ہے۔ اُس دور میں اہل سنت کی آواز رسالہ کے پلیٹ فارم سے ملت

اسلامیۂ ہند کو درپیش مسائل کو حل کرنے کی حتی الامکان کوششیں تاج العلماء قدس سرہٗ کی سرپرستی میں انجام دی جاتی رہی ہیں۔ مسلم مسائل اور تاج العلماء کی کاوشات کا نظارا کرنا ہو تو ۲۱/ ذی قعدہ ۱۳۷۱ھ کا مرقومہ ''مفید شرعی ہدایت'' کا مطالعہ قارئین کے لیے معلومات بخش ہوگا۔ علاوہ ازیں ''شوکتِ اسلام'' عنوان کے تحت طویل نظم بھی زیر بحث موضوع سے متعلق خاصے کی چیز ہے۔ مفید شرعی ہدایت سے چند نکات پیشِ خدمت ہیں:

''(۱) اپنے آپ کو اللہ و رسول جل وعلا و علیہ الصلاۃ والسلام کا سچا پکا مطیع و فرماں بردار محب و محبوب بندہ پہلے بنا کر اس طرح اپنی فریاد سنی جانے کے لائق اپنے کو ٹھہرا کر اپنی فریاد، فریاد رسِ حقیقی ربِ عزت تبارک وتعالیٰ اور اُس کی عطا سے اور اُس کے حکم سے اُس کے محبوب اپنے آقا محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم ہی کے دربار میں ہم پیش کریں۔ یاد رکھیے ہم غربائے مسلمین کی حقیقی پائدار کامل اکمل دادرسی اور اعداو دشمنانِ دین کی مکمل و مستقل قطعی سرکوبی وہیں اور صرف وہیں سے ہوگی۔

(۲) یہ دنیا عالم اسباب ہے۔ حقیقی بھروسا تو اللہ و رسول جل وعلا و علیہ الصلاۃ والسلام ہی پر رکھیے ظاہری اسبابی لحاظ سے خود اپنے قوت بازو اور قوت عمل پر بھروسا کیجیے۔ ہرگز ہرگز کسی بے دین و بددین فرد اور جمعیۃ کی طرف دست التجا نہ پھیلایئے ان میں سے کسی کو بھی خواہ وہ وہابیہ کی جمعیۃ العلماء ہو یا لیگ و کانگریس سوشلسٹ و کمیونسٹ و مہاسبھا وغیرہ اسی قماش کی دوسری جمعیتیں اور انجمنیں اور ان کے اہل کاران و کارکنان ہرگز ہرگز اپنا مخلص چارہ گر اور بے لوث ہمدرد نہ جانیے۔

(۳) لیڈری چالوں سے بہت ہوشیار رہیے۔ تجربہ نے خوب ظاہر کر دیا ہے کہ لیڈری چالوں میں وقتی اظہار، جوش و خروش، شور و غوغا، اشتعال بے سود بلکہ مضر تو بہت ہوتا ہے مگر ٹھوس اور پائدار مفید نتیجہ کچھ نہیں نکلتا۔ بلکہ اور غریب مسلمان کمزور سے کمزور تر ہو جاتے ہیں۔

(۴) اہل سنت باہمی اتحاد اور تنظیم کریں اور ایک دوسرے کے دکھ درد رنج و

راحت کے شریک حال بنیں۔

(۵) بری رسمیں اور محرمات اور کھیل کود لغویات میں اپنے اوقات اور اموال ضائع کرنے سے بچا کر اپنی معیشت اور دنیوی حالت درست کریں، سنیما قطعاً دیکھنا چھوڑ دیں۔

(۶) کاہلی اور بے عملی کو چھوڑیں۔ شریعت مطہرہ کو اپنا دستور العمل زندگی ظاہری و باطنی قولی و عملی بنائیں۔ طاعت و عبادت حق کے بعد جو اوقات بچیں وہ جائز تجارت مفید زراعت کارآمد اور سود مند صنعت و حرفت غرض اُن امور میں صرف کریں جن سے دنیا سنبھلے اور دین کو بھی اُس سے قوت ملے۔

(۷) صبر و قناعت اور تقویٰ سے گزر اوقات کرنا انھیں سے اعدا و مخالفین کا مقابلہ کرنا سیکھیں۔

(۸) بقدر ضرورت علم دین ضرور حاصل کریں تو ان شاء اللہ العزیز الکریم بفضل رسولہ العظیم علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ الصلاۃ والتسلیم بیڑا پار ہے اور یہی اغیار و کفار و اشرار جو آج ہماری بدعملی اور بے عملی سے ہمارے جان و مال عزت و ناموس ہی پر نہیں بلکہ ہمارے مقدس دین اسلام اور پیارے مذہب اہل سنت اور ہمارے معظمان دین علی سیدہم ثم علیہم الصلاۃ والسلام کی مقدس بارگاہوں اور رفیع شانوں میں گستاخ خیرہ سر اور دریدہ دہن ہیں کل ہمارا لوہا مانیں گے اور ہمارے سامنے سپر انداختہ ہوں گے۔"

(اہل سنت کی آواز ۲۰۱۰ء، اکابر مارہرہ مطہرہ، حصہ دوم، ص ۲۴۹ / ۲۵۰)

ہر زمانے میں خانقاہِ برکاتیہ کے سجادگان نے اپنے طور پر امت مسلمہ کو درپیش مسائل اور چیلنجز کا حتی المقدور حل پیش کرنے میں عملی مظاہرہ فرمایا۔ مسلم مسائل کے تئیں حضور احسن العلماء اور حضور سید العلماء قدس سرہما کی مخلصانہ حساسیت کو زمانہ کبھی بھی فراموش نہیں کرسکتا۔ سیدین کریمین قدس سرہما نے جس انداز میں مسلمانوں کی ہمہ جہت ترقی کے لیے کوششیں کیں وہ اپنے اندر اس قدر وسعت اور ہمہ گیریت رکھتی ہیں کہ اس موضوع پر علاحدہ سے تفصیلی مقالہ قلم بند کیا جاسکتا ہے۔

اہل سنت کے مقابل دیوبندیوں کی ایک نہایت مستحکم تنظیم "جمعیۃ العلماء" جو کہ آزادی کے بعد مسلمانوں کی نمائندہ تنظیم ہونے کی دعوے داری کرتی رہی لیکن جب غازیِ ملت مولانا محبوب علی

خاں رضوی کا کیس چل رہا تھا تو اس تنظیم نے قدم قدم پر دیو بندی فتنہ گروں کی قیادت کی تھی، بمبئی کے سارے اہل سنت نے بالاتفاق یہ طے کرلیا کہ اہل سنت کو بھی اپنی ایک مضبوط اور مستحکم تنظیم قائم کرلینی چاہیے۔ چناں چہ تمام عمائد اہل سنت بشمول مفتی اعظم ہند کے مشورے سے ''آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء'' کا قیام عمل میں آیا، جس کے بالاتفاق پہلے صدر حضور سید العلماء مفتی سید آل مصطفی سید میاں مارہروی قدس سرہٗ منتخب ہوئے اور تاحیات صدر رہے۔ حضور سید العلماء نے آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء کے ذریعے ملتِ اسلامیہ بالخصوص اہل سنت کی کتنی نمایاں خدمات انجام دیں، یہ بھی ایک لمبی داستان ہے۔ آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء کی تاسیس ۱۹۵۸ء میں عمل میں آئی، حضور شیر بیشۂ سنت اور حضور سید العلماء علیہما الرحمۃ والرضوان نے اس جماعت کی تشکیل میں بنیادی کردار ادا کیا تھا، حضور سید العلماء سید آل مصطفی قادری مارہروی علیہ الرحمہ کو چنا گیا تھا، پورے ہندوستان میں آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء کی شاخیں قائم کی گئیں۔ ڈاکٹر محمد ارشاد ساحل سہسرامی لکھتے ہیں:

> ''۱۹۵۸ء میں آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء مسلمانوں کے دینی، مذہبی، سیاسی، سماجی، اقتصادی اور معاشرتی مسائل کے حل کرنے اور انہیں ہر موڑ پر آگے لانے کے لیے عمل میں آئی۔ حضرت سید العلماء مولانا حکیم سید آل مصطفیٰ قادری برکاتی قدس سرہٗ کی خدمت اقدس میں آپ کی جامعیت، کمالات اور ذاتی اعلیٰ تنظیمی خصائص کی بنا پر اس تنظیم کی صدارت کی شہ نشینی پیش کی گئی۔ آپ نے اکابرین ملت کے اصرار اور اصلاحات کے تئیں ذاتی رجحانات کے پیش نظر اسے قبول فرمایا اور تاحیات اس عظیم منصب کی ذمہ داریوں کے احساس اور شان دار اصلاحی خدمات کی بنیاد پر اس کے صدر نشین رہے۔ آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء کی شاخیں پورے ہندوستان میں قائم کی گئیں، جس نے ہندوستانی مسلمانوں کے واسطے مذہبی اور سیاسی سطح پر عظیم الشان نمایاں کارنامے انجام دیے۔ اس تنظیم کے مقاصد بہت واضح اور شرعی اصولوں پر مبنی تھے۔''

(اہل سنت کی آواز، مارہرہ مطہرہ شمارہ ۶، اکتوبر ۱۹۹۹ء، ص: ۲۳۶)

سنی جمعیۃ العلماء کی برانچ آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء کان پور کے زیر اہتمام ۱۹۶۳ء میں حلیم مسلم کالج کے گراؤنڈ پر ایک سہ روزہ کانفرنس کا انعقاد کیا گیا جس میں ملک کے بہترین دماغ اور

اعلیٰ صلاحیتیں مجتمع تھیں۔ اس کانفرنس کے آخری اجلاس کی صدارت خاندانِ برکات مارہرہ مطہرہ کے گل سر سبد حضور سید العلماء قدس سرہٗ نے فرمائی، اس میں آپ نے جو خطبہ صدارت پیش فرمایا تھا وہ متعدد بار کتابی شکل میں چھپ چکا ہے، اپنے خطبہ صدارت کے آخر میں اپنی قوم کو پیغام بیداری دیتے ہوئے فرماتے ہیں، توجہ سے پڑھیں اور اندازہ لگائیں کہ شہزادگانِ مارہرہ مطہرہ کو ملت اسلامیہ کے مسائل سے کیسی دلچسپی تھی:

> ''محترم حضرات! اب وقت سونے کا نہیں رہا، زمانہ اپنی برق رفتاری سے گزرتا جارہا ہے، اور ملک کی شاطر جماعتیں اپنی نت نئی شاطرانہ حرکتوں سے ہمارے جماعتی نظام کو منتشر کردینا چاہتی ہیں۔ اگر آپ حضرات یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے حقوق کی پائمالی نہ ہونے پائے تو اس کا واحد طریقہ یہ ہے کہ ہر جگہ سنی جمعیۃ العلماء کی شاخوں کا قیام عمل میں لایا جائے اور زیادہ سے زیادہ ممبر سازی کر کے یہ واضح کردیا جائے کہ ملک کی رائے عامہ آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء کے ساتھ ہے۔'' (خطبہ صدارت، اجلاس سوم، ص: ۱۵)

حضور سید العلماء قدس سرہٗ نے آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء کے لیے اپنی زندگی کا آخری لمحہ تک وقف کردیا تھا اس کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے خصوصی تاریخی اجلاس اور کانفرنسوں میں آپ کا خطاب اپنے موضوع پر ایک جامع اور مؤثر خطاب ہوتا تھا۔ دینی موضوعات کے علاوہ جب سیاسی موضوعات پر گفتگو کرتے تب بھی آپ کی جہاں دیدگی اور سیاسی بصیرت کے اجالے ہر طرف بکھرے دکھائی دیتے اور بڑے بڑے سیاست داں دم بخود ہوکر آپ کا خطاب سماعت کرتے، یہ ان کی ذہانت اور علمی کمال تھا اور سب سے بڑی بات تو یہ تھی کہ خانقاہی بزرگوں سے ملی ہوئی ان کی روحانی توانائی اور علمی فیضان تھا جو ان کی زبان فیض ترجمان سے نکل کر اہل دل کو مالا مال کر رہا تھا، سنی جمعیۃ العلماء نے اپنے عروج کے زمانے میں نہ صرف جماعت اہل سنت کے لیے خوشیوں کا سامان فراہم کیا بلکہ مخالفین اور حریف جماعتوں کے لیے سوہان روح سے کم نہ رہی اور جو شہرت و مقبولیت اس کو حاصل ہوئی وہ بہت کم جماعتوں اور تحریکوں کے حصے میں آئی، لیکن افسوس قائد تحریک کے وصال نے اس کا دم خم توڑ دیا اور اس کی عظمت قصہ پارینہ بن چکی ہے۔

اسی طرح حضور احسن العلماء قدس سرہٗ نے بھی مسلم امت کے مسائل میں اپنی دیرینہ

دلچسپیوں کا عملی نمونہ پیش کیا، آپ کی دینی شوکت اور سیاسی بصیرت کے کئی واقعات آپ کی سیرت پر مبنی کتب میں درج ہیں۔ بابری مسجد سانحہ کے بعد پورے ملک میں مسلمانوں میں بڑی بے چینی کا ماحول پیدا ہو گیا تھا۔ مسلم کش فسادات اور دیگر ناگفتہ بہ حالات سے مسلمان دوچار تھے قصبہ مارہرہ شریف میں بھی بہت بے چینی پھیل گئی یہاں کے مسلمان بھی مسائل میں گھر گئے۔ ایسے تشویشناک ماحول میں حضور احسن العلماء قدس سرہٗ نے مسلم قوم کی دل جوئی کے لیے کارِ نمایاں انجام دیئے، اس ضمن میں شہزادۂ حضور احسن العلماء حضرت سید محمد اشرف میاں کا درج ذیل اقتباس پیش کرنا غیر مناسب نہ ہوگا:

''بابری مسجد کے سانحے کے فوراً بعد قصبے میں بہت بے چینی پھیلی۔ قصبہ مارہرہ شریف میں مسلمانوں کی آبادی ۵۵ رفیصدی ہے لیکن اطراف وجوانب میں تقریباً سارے دیہات اہل ہنود کے ہیں۔ اس وقت مسلمانوں میں زبردست غم و غصہ، احساسِ ہزیمت، بے بسی اور اہل ہنود کی طرف سے جان و مال کا خوف تھا۔ بیشتر افراد خانقاہ برکاتیہ میں پناہ گزیں ہوئے۔ حضور احسن العلماء نے اپنے چھوٹے صاحب زادے سید نجیب حیدر سلمہٗ سے کہہ دیا کہ تمام لوگوں کے قیام اور طعام کا انتظام کرو جب تک یہ حضرات اپنے اپنے گھروں کو مامون سمجھ کر وہاں نہیں چلے جاتے۔ تب تک لوگ خانقاہ میں پناہ گزیں رہے، حضور احسن العلماء ان کی خاطر تواضع اور دل دہی کرتے رہے اور اس درمیان امن کمیٹی کی میٹنگوں میں بھی شرکت کرتے رہے۔

آج کے دور میں جب سیاسی و نام نہاد مذہبی قائدین صرف زبانی جمع خرچ سے کام چلاتے ہیں، احسن العلماء علیہ الرحمۃ نے اپنے عمل سے ثابت کیا کہ وہ امن و آشتی کے لیے دل کھول کر اپنے عمل، قول، مال اور اولاد کے ذریعہ امن عامہ کا کام کرتے تھے اور فتنوں کی سرکوبی فرمادیا کرتے تھے۔ موجودہ دور میں دنیاوی قائدین اس کا انتظار کرتے ہیں کہ فتنے کا شعلہ بھڑکے، آگ پھیلے، لوگ تباہ و برباد ہوں تب وہ حضرات وہاں جاکر زبانی ہمدردیوں کے سمندر بہادیں۔ حضور احسن العلماء کا طریق کار یہ تھا کہ وہ فتنوں کے اٹھنے سے پہلے ان کا سدباب

بفضلہٖ تعالیٰ کر دیا کرتے تھے اور ایسے تمام کام بے لوث اور بے غرض طریقے سے کیا کرتے تھے کہ انہیں اس کے صلے میں کسی دنیاوی منصب کی آرزو نہیں تھی۔"

(یادِ حسن: سید محمد اشرف میاں برکاتی، ص ۱۰۲ / ۱۰۳)

حضور احسن العلماء اور حضور سید العلماء قدس سرہما کی آغوشِ تربیت کے پروردہ شہزادگان وسجادگانِ مارہرہ مطہرہ اپنے بزرگوں کی اس نیک روش پر چلتے ہوئے فی زمانہ بھی مسلمانوں کے دینی، اصلاحی، تعلیمی، سیاسی، سماجی اور معاشی مسائل کے حل کے لیے ممکنہ طور پر ملت کی رہنمائی کا فریضۂ خیر انجام دینے میں مصروف و مشغول ہیں، گذشتہ کئی برسوں تک تسلسل کے ساتھ ملتِ اسلامیہ کو درپیش نت نئے مسائل کے حل کے لیے منصوبہ بندی کی غرض سے خانقاہِ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ میں عرس قاسمی کے موقع پر علماے امت، دانش ورانِ قوم اور عمائدین کا نمایندہ اجلاس "فکر و تدبیر کانفرنس" کے سرنامے کے طور پر منعقد ہوتا رہا ہے۔ اس کانفرنس میں ہر سال امت مسلمہ کو درپیش مسائل، امکانات اور چیلنجز پر مبنی کسی مخصوص عنوان کے تحت عمائدین اپنی آرا کے ذریعے مسائل کے حل کے لیے تجاویز پیش کیا کرتے، ان کانفرنسیس کا خاطر خواہ نتیجہ بھی برآمد ہوتا رہا۔ سالِ گزشتہ اسی سلسلہ کی ایک کڑی "اربابِ صحافت و خطابت کا نمایندہ اجلاس" اپنے عنوان کے لحاظ سے کامیاب ترین رہا۔ یہ خانقاہِ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ کی امت کے مسائل سے دلچسپی کا ایک ہلکا سا اشاریہ ہے۔ اس مختصر مضمون میں خانقاہِ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ کی امت کے بعض اہم مسائل کے حل کے لیے کی جارہی کاوشات کا اجمالی جائزہ پیش کیا جارہا ہے۔

## امت کے تعلیمی مسائل اور خانقاہ کی پیش قدمیاں:

امت مسلمہ کے تعلیمی مسائل اور خانقاہِ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ کی مثبت اور لائق تحسین پیش قدمیوں سے پورے ملک کے ذی شعور افراد بہ خوبی واقف ہیں۔ خانقاہِ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ کو یہ خصوصی امتیاز حاصل ہے کہ یہاں ہر دور میں علم کا چرچا رہا اور اس کے فروغ کے لیے یہ خانوادہ ہمیشہ سے کوشاں رہا ہے۔ یہاں کے مشائخ کرام صاحب تصنیف عالمِ نبیل اور فاضلِ جلیل تھے اور اِن حضراتِ کرام علیہم الرحمۃ نے اپنی مستقل تصانیف سے اسلامی ثقافت کو خوب مالا مال کیا۔ خانقاہ برکاتیہ سے تعلیمی میدان میں امت مسلمہ کو بیدار کرنے کے لیے ایک ایسا انقلابی نعرہ بلند ہوا "آدھی روٹی کھایئے۔ بچوں کو پڑھایئے" جس کے بہت اچھے اور سودمند نتائج سامنے آئے۔

خانقاہ برکاتیہ کے سجادہ نشین شیخ المشائخ حضور احسن العلماء سید شاہ مصطفیٰ حیدر حسن میاں رحمۃ اللہ علیہ نے علم کی اہمیت کو رائج کرنے کا عزم فرمایا اور اس کے لیے عملی اقدامات بھی فرمائے۔ اپنے صاحب زادگان کو عصری علوم کے زیور سے آراستہ کیا۔ ان کے تمام صاحب زادگان نہ صرف اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں بلکہ دنیاوی لحاظ سے بھی اعلیٰ مناصب پر فائز ہیں۔ موجودہ صاحب سجادہ امین ملت پروفیسر ڈاکٹر سید محمد امین میاں قادری برکاتی صاحب قبلہ، شعبۂ اردو علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں۔ معروف فکشن رائٹر، افسانہ نگار و ادیب شرف ملت سید محمد اشرف میاں صاحب (IRS) چیف کمشنر انکم ٹیکس جن کو ابھی حکومت ہند نے ان کی دو سال سروس کو بڑھاتے ہوئے Income Tax Settlement Comission کا ممبر منتخب کیا ہے جو اپنے آپ میں ایک بڑا منصبی اعزاز ہے۔ تیسرے صاحب زادے سید محمد افضل میاں صاحب (IPS) Addiotional Directbr Journal Police ہیں۔ چوتھے صاحب زادے سید نجیب حیدر نوری سجادہ نشین ہونے کے ساتھ ساتھ مارہرہ ایجوکیشنل سوسائٹی کے زیر اہتمام چلنے والے اداروں کے صدر ہیں۔

خانقاہ برکاتیہ کے ذمہ داران نے ''آدھی روٹی کھائیے بچوں کو پڑھائیے'' کے اس نعرہ کو عملی جامہ پہنانے کے لیے ملک گیر پیمانے پر تعلیمی اور تبلیغی دورے کیے۔ مذہبی جلسوں میں تعلیم کے اس مشن کو متعارف کرایا گیا۔

خانقاہِ برکاتیہ کے اکابر کے فروغِ علم اور اس کی ترویج واشاعت کے اس زرین ورثے کو موجودہ امانت داروں نے ختم نہ ہونے دیا بلکہ اس کی توسیع اور استحکام کے لیے جو اقدامات اٹھائے اسی کی ایک کڑی ''البرکات ایجوکیشنل سوسائٹی'' کا قیام ہے۔ چوں کہ موجودہ ہندوستان میں مسلمانوں کے سلگتے مسائل میں سب سے زیادہ اہمیت کا حامل اور تشویش ناک مسئلہ مسلمانوں کی تعلیمی پسماندگی ہے۔ اسی لیے اربابِ خانقاہِ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ مسلمانوں کی تعلیمی ترقی کی لیے بے حد متفکر اور کوشاں ہیں۔

## البرکات ایجوکیشنل سوسائٹی اور جامعہ البرکات، علی گڑھ کا قیام:

حضور احسن العلماء سید شاہ مصطفیٰ حیدر حسن میاں قدس سرہٗ نے علی گڑھ میں تعلیمی ادارہ قائم کرنے کا خواب دیکھا تھا۔ جس کو ان کے لائق فرزندان گرامی نے شرمندۂ تعبیر کیا۔ ۱۸۵۷ء

سے لے کر اب تک مسلمانانِ ہند تعلیم کے حصول کے مسائل سے دو چار ہیں۔ عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ اگر وسائل موجود بھی ہیں تو تعلیم کی طرف کوئی رغبت نہیں اور اکثریت کے پاس وسائل ہیں ہی نہیں تو پھر تعلیم حاصل کرنے کا جذبہ کیسے بیدار ہوگا۔ خانقاہ برکاتیہ کے ذمہ داران نے اس ضرورت کو سمجھا اور تعلیمی ادارے کی بنیاد ڈالنے کے لیے ۱۹۹۵ء میں حضرت امین ملت پروفیسر ڈاکٹر سید شاہ محمد امین میاں صاحب قادری برکاتی دام ظلہ العالی کی صدارت اور حضرت شرف ملت سید محمد اشرف میاں صاحب کی نیابت، حضرت سید محمد افضل میاں صاحب اور رفیق ملت حضرت سید نجیب میاں صاحب کی رفاقت میں البرکات ایجوکیشنل سوسائٹی کا وجود عمل میں لایا۔ ۲۰۰۰ء میں اس کے نصاب کے تعین کے لیے علمائے کرام و دانش وران قوم کے مشورے حاصل کیے گئے۔ ۲۰۰۲ء میں البرکات کے اداروں کی عمارتوں کا سنگ بنیاد رکھا گیا اور جب سے تعمیر و تعلیم کا سلسلۂ خیر مسلسل جاری و ساری ہے، جس کی مزید تفصیلات سطورِ ذیل میں پیش کی جارہی ہیں۔

البرکات ایجوکیشنل سوسائٹی کا قیام عمل میں لانے کے بعد سے خانقاہِ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ کی جانب سے مسلمانوں کے تعلیمی مسائل کے حل سے متعلق جو مضبوط منظر نامہ سامنے آیا وہ ہر اعتبار سے لائق ستائش اور قابلِ تقلید ہے۔ رفیق ملت سید نجیب حیدر میاں قادری برکاتی دام فیوضہ سالنامہ 'اہل سنت کی آواز' کے اپنے ایک اداریے میں لکھتے ہیں:

> ''اکیسویں صدی کا سب سے بڑا چیلنج ہمارے لیے تعلیم ہے۔ علما، مشائخ اور دانشوران اہل سنت تعلیم کی افادیت کو عام کرنے کے لیے امت مسلمہ میں تبلیغ کریں تو وہ دن دور نہیں کہ ہمارے تمام مسائل بخوبی حل ہو جائیں گے، ہماری نئی نسل کارآمد ہو جائے گی۔ ہمارے وہ بچے جو ایک اچھا ذہن رکھتے ہیں وہ پڑھ لکھ کر برسر روزگار ہو کر ملت کا فخر بنیں گے۔ ہم اپنے متمول احباب سے گزارش کریں گے کہ کم از کم اپنے ایک بچے کو علوم دین کی تحصیل کے لئے وقف کریں۔ اچھے گھروں کے ذہین بچے جب عالم، مفتی اور فقیہ ہوں گے تو اس کا نتیجہ ہی دوسرا ہوگا۔ ہم اپنے صاحب ثروت احباب کو ترغیب دیں بلکہ متحرک کریں کہ وہ حضرات قوم کے نوجوانوں کے لیے Community College کھولیں۔ تاکہ وہاں سے وہ نوجوان روزگار کو جلد میسر کرانے والے پروفیشنل کورسز کر سکیں

اور بیکاری سے نجات پا سکیں۔ ایسے ہی لڑکیوں کے لئے کچھ ایسے ادارے کھولیں جن سے وہ کچھ ہنر سیکھ کر اپنے مستقبل کو روشن کر سکیں۔ جو حضرات با قاعدہ تعلیمی ادارے کھول سکتے ہیں وہ اس کام میں پہل کریں اور اس کے لیے البرکات ایجوکیشن سوسائٹی جو بھی ہاتھ پیر سے مدد کر سکتی ہے، ہم سب حاضر ہیں۔"

(اہل سنت کی آواز ۲۰۱۴ء، خلفاے خاندانِ برکات، ص ۲۰/۲۱)

اربابِ خانقاہِ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ نے ان باتوں کو صرف گفتار کی حد تک محدود نہیں رہنے دیا بلکہ عمل کے گل بوٹے بھی کھلائے۔ چناں چہ امت مسلمہ کے تعلیمی مسائل کے کماحقہٗ حل کے لیے علی گڑھ میں وسیع و عریض زمین لے کر جامعہ البرکات قائم کرنے کا کام با قاعدہ شروع ہوا۔ ۲۲/۲۳ر جولائی ۲۰۰۰ء کو ایک سمپوزیم مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ میں منعقد کیا گیا جس میں بڑی تعداد میں علماے کرام اور نام ور دانش ورانِ ملت نے حصہ لیا اور اپنے قیمتی مشوروں سے نوازا۔

۲۲ر جولائی ۲۰۰۲ء شام ساڑھے پانچ بجے علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی سے تھوڑی دور جمال پور ریلوے کراسنگ کے نزدیک حضور صاحب سجادہ امین ملت دام ظلہ العالی اور مسلم یونی ورسٹی کے شیخ الجامعہ جناب نسیم احمد صاحب کے ہاتھوں سے جامعہ البرکات کا سنگِ بنیاد رکھا گیا۔ آج شہزادگانِ خانقاہِ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ کے ذریعے لگایا گیا یہ تعلیمی پودا ایک ایسا شجرِ سایہ دار بن چکا ہے کہ جس کی ٹھنڈک پوری دنیا میں محسوس کی جا رہی ہے۔

**البرکات پلے اینڈ لرن سینٹر، علی گڑھ:**

علی گڑھ کی سرزمین پر البرکات ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشنس کی شکل میں دیدہ زیب عمارتیں زمانے کو دعوتِ نظارا دیتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ جامعہ البرکات کے قیام کے بعد سے روز بہ روز نت نئے شعبہ جات کا اضافہ عمل میں لایا جا رہا ہے۔ جن سے قوم وملت کی فلاح و بہبود کی سنہری کرنیں پھیل رہی ہیں۔ البرکات تعلیمی اداروں کے قیام کا سلسلہ Al-Barkaat Play & Learn Centre سے جنوری ۲۰۰۲ء سے شروع ہوا جس کا قیام وزیر منزل میرس روڈ علی گڑھ میں عمل میں آیا۔ یہ اسکول Play Group سے Preparatory Classes تک ہے۔ اس ادارہ کو قائم کرنے کا تجربہ علی گڑھ میں البرکات سوسائٹی کا اپنے آپ میں پہلا تجربہ تھا جو بحمدہٖ تعالیٰ جل شانہٗ بڑا کامیاب رہا اور آج علی گڑھ میں اس ادارہ کا شمار ایک معیاری اور امتیازی اسکول میں ہوتا ہے۔

## البرکات پبلک اسکول، علی گڑھ:

جنوری ۲۰۰۴ء سے انوپ شہر روڈ پر واقع البرکات کیمپس میں البرکات پبلک اسکول اور دیگر اداروں کی شروعات ہوئی۔ البرکات پبلک اسکول کا CBSE سے الحاق کیا گیا۔ جہاں NCERT کے نصاب کے مطابق تعلیم دی جاتی ہے۔ البرکات اسکول کا انفرادی شناخت نامہ یہ ہے کہ یہاں جدید اسکولی تعلیم کے ساتھ ساتھ طلبہ کو عربی زبان کی تعلیم اور قرآن پاک تجوید کے اصولوں کے مطابق پڑھانے اور اسلامیات پڑھانے کا بہترین نظم ہے۔

## پیم پرکاش ہاسٹل:

جامعہ البرکات کیمپس میں بیرونی طلبہ کی رہائش کے لیے جدید ترین سہولیات سے آراستہ ریسیڈینشیل ہاسٹل بھی ہے جس کا نام امام سلسلۂ برکاتیہ حضور صاحب البرکات قدس سرہٗ کی مشہور زمانہ کتاب ''پیم پرکاش'' کے نام سے معنون ہے۔ یعنی ''پیم پرکاش ہاسٹل''، جس میں باقاعدہ کامن روم، ڈائننگ ہال کے علاوہ جتنی بھی ممکن سہولتیں ہو سکتی ہیں ان کا انتظام ہے۔ مسلم طلبہ کی ہمہ جہت ترقی اور نشوونما کے لیے ارباب خانقاہِ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ کا حُسنِ انتظام قابلِ دید ہے۔ وارڈن، اسپورٹس ٹیچر کے علاوہ ایم بی بی ایس ڈاکٹرز بھی نگرانی کے لیے کیمپس میں موجود رہتے ہیں۔

البرکات کی سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ ضرورت مند اور ہونہار طلبہ کو البرکات سوسائٹی کی جانب سے مناسب مدد مہیا کی جاتی ہے اور اس کارِ خیر کے لیے البرکات پبلک اسکول نے ایک الگ سے فنڈ کا انتظام بھی کیا ہے۔

## البرکات انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ اسٹڈیز، علی گڑھ:

۲۰۰۴ء میں AICTE کی منظوری اور U.P. Technical University کے الحاق کے ساتھ جامعہ البرکات کیمپس میں Al-Barkaat Institute of Management Studies کے ادارہ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جہاں دوسالہ MBA کورس بڑی کامیابی سے جاری ہے۔ اس کورس میں داخلہ لینے کے لیے حکومتی سطح پر ہونے والے UPSEE امتحان میں تو طلبہ شرکت کرتے ہی ہیں، لیکن البرکات کی ایک نمایاں خصوصیت یہ بھی ہے کہ مینجمنٹ کے اختیار والی سیٹس پر داخلہ کے لیے ایک داخلہ جاتی امتحان ادارہ منعقد کرتا ہے،

جس کے خاطر خواہ نتائج سامنے آتے ہیں اور ذہین اور لائق طلبہ کا داخلہ البرکات میں ہوتا ہے۔

مسلمانوں کی تعلیمی ترقی کے لیے ماشاء اللہ! البرکات کا ایم۔ بی۔ اے کورس بہت منظم طریقے سے چل رہا ہے۔ طلبہ کو پڑھائی لکھائی کے ساتھ ساتھ روزگار کی سہولتیں مہیا کرانے کے لیے البرکات بہت سنجیدہ طریقے سے کام کر رہا ہے۔ Traning & Placement کے استاد طلبہ و طالبات کو شخصیت سازی کے ہنر سکھا رہے ہیں اور نوکری کے انٹرویو میں جو ضروری باتیں درکار ہیں اس کے لیے طلبہ کو محنت کرائی جا رہی ہے۔ اس بار بھی توقع سے زیادہ داخلے ہوئے اور یہاں کے طلبہ کو ایم۔ بی۔ اے کرنے کے بعد بہت اچھی نوکریاں ملیں، جن سے کئی خاندان معاشی طور پر بھی مستحکم ہو رہے ہیں۔

### البرکات جامعہ ہمدرد اسٹڈی سینٹر، علی گڑھ:

امتِ مسلمہ کو درپیش تعلیمی مسائل کا جامع حل نکالا جائے اس کے لیے اربابِ خانقاہِ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ ہمہ وقت سرگرم عمل رہتے ہیں۔ البرکات سوسائٹی کے قیام سے اس فکر کو ایک مستحکم پلیٹ فارم میسر آ گیا۔ البرکات کیمپس میں نت نئے کورسیز کا آغاز بھی اسی فکر کی تکمیل کی سمت کامیاب پیش رفت ہے۔ ۲۰۰۴ء میں جامعہ ہمدرد دہلی نے البرکات میں اپنا اسٹڈی سینٹر قائم کیا جس میں فاصلاتی تعلیم کے ذریعہ طلبہ کے لیے بڑے مفید کورس چلائے جا رہے ہیں۔ البرکات جامعہ ہمدرد اسٹڈی سینٹر میں BBA, BCA, B.Sc., (IT), P.G. Dip. in Muslim Personal Law, Diploma In Communicative English, MBA(Integrated), Diploma In Hardware, M.A. Islamic Studies, Diploa In Software وغیرہ کورسیز چلائے جا رہے ہیں۔

### البرکات آئی ٹی شعبہ:

طلبہ کو جدید دور کے تقاضوں اور ضرورتوں سے ہم آہنگ رکھنے کی غرض سے انسٹی ٹیوٹ میں انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی کی تعلیم کا خاص طور سے دھیان دیا جاتا ہے۔ البرکات میں IT کا اپنا ایک الگ اور کامیاب شعبہ ہے۔

### لینگویج لیب:

البرکات پبلک اسکول میں طلبہ و طالبات کے انگریزی بولنے اور سمجھنے کی لیاقت کو مزید

بہتر کرنے کے لئے لینگویج لیب کا قیام بھی عمل میں لایا گیا ہے۔ مقامِ مسرت ہے کہ کم وقت میں اس لیب سے فائدے مند نتیجے برآمد ہو رہے ہیں۔

## ادبی وثقافتی سرگرمیاں اور کھیل کود:

ادبی وثقافتی سرگرمیوں اور کھیل کود کے حوالے سے البرکات کے طلبہ کا علی گڑھ میں اپنا ایک معیاری اور امتیازی مقام ہے۔ انٹر اسکول کرکٹ ٹورنامنٹ، انٹر اسکول ہاکی ٹورنامنٹ، انٹر اسکول والی بال ٹورنامنٹ میں البرکات کے کھلاڑی چیمپین شپ حاصل کرتے رہتے ہیں۔ اسی طرح اے ایم یو میں منعقد ہونے والے Art & Craft Competition میں بھی اکثر پہلا، دوسرا، تیسرا انعام البرکات کے طلبہ کو ہی حاصل ہوا کرتا ہے۔ تقریری اور تحریری مقابلوں میں الحمد للہ کوئی ایسا مقابلہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی اور شہر علی گڑھ میں نہیں ہوتا جس میں البرکات کے بچوں کی حصہ داری نہ ہوتی ہو اور انعام کے حق دار نہ ہوتے ہوں۔

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موقع پر منعقدہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سیرت مقابلوں میں البرکات کے طلبہ مجموعی طور پر مختلف مقابلوں میں امتیازی شان کے جلوے بکھیرتے ہوئے انعامات کے حق دار قرار دیئے جاتے رہتے ہیں۔

## البرکات قادریہ گرلس سیکشن:

البرکات قادریہ گرلس سیکشن میں لڑکیوں کے لیے عمدہ تعلیم وتربیت کا کام اقامتی سہولتوں کے ساتھ بفضلہ تعالیٰ جاری ہے۔ ۲۰۱۳ء سے Home Science Lab کے ساتھ ساتھ بچیوں کو دیگر ہنر بھی سکھائے جا رہے ہیں۔ جس کا براہ راست تعلق امور خانہ داری سے ہے۔ سلائی، کڑھائی، بنائی وغیرہ جیسے بہت سے کام ہیں جن کو اساتذہ بہت دلچسپی سے سکھا رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ دینیات اور قرآن کی تعلیمات بہت ہی تواتر اور تسلسل کے ساتھ جاری ہیں۔

سلسلۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ کے مریدین ومتوسلین کے لیے یہ بڑے فخر کی بات ہے کہ البرکات پبلک اسکول کو CBSE کے ذریعے کئے گئے Evidance of assessment جس کے تحت CBSE پڑھائی کے علاوہ اسکول میں دیگر سرگرمیوں کا بھی دستاویزی جائزہ لیتی ہے اور پھر فیصلہ کرتی ہے کہ اسکول کس Category میں رکھا جائے۔ الحمد للہ تمام معائنہ کے بعد

البرکات پبلک اسکول کو A Grade کے ساتھ علی گڑھ کے تمام CBSE اسکولوں میں اول مقام حاصل ہوا۔ ساتھ ہی اسکول کے رزلٹ کو دیکھتے ہوئے وزیر کابینہ برائے انسانی وسائل کے ذاتی دستخط شدہ توسیعی خط پرنسپل محترمہ صبیحہ خان صاحبہ اور نائب پرنسپل محترمہ طاہرہ صاحبہ سمیت چھ اساتذہ کو موصول ہوئے۔

البرکات ہاسٹلس الحمد للہ! لڑکوں اور لڑکیوں کی پڑھائی اور تربیت کے حوالے سے بہت ہی منظم انداز میں چل رہے ہیں۔ نمازوں کی پابندی، اسلامی تربیت کلاسس بدستور جاری ہیں ماشاء اللہ۔ ان شاء اللہ! وہ دن دور نہیں جب کہ البرکات اسکول اپنے آپ میں ہندوستانی مسلمانوں کا طرۂ امتیاز بن جائے گا۔

## البرکات انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن (B.Ed.):

الحمد للہ البرکات کے بی ایڈ کالج میں طلبہ وطالبات کو ایک اچھا ٹیچر بنانے کے لیے بہت محنت کی جاتی ہے۔ یہاں توسیعی خطبات، تعلیمی ٹور، تعلیمی اداروں میں معائنہ وغیرہ کا خصوصی انتظام ہے۔ البرکات کے بی۔ ایڈ ادارے کی علی گڑھ اور بیرون علی گڑھ ایسی شہرت ہے کہ آگرہ یونیورسٹی میں ساری سیٹ کاؤنسلنگ کے پہلے ہی مرحلے میں بھر جایا کرتی ہیں۔

## البرکات آفٹرنون اسکول:

البرکات کی نمایاں خصوصیات میں سے ایک البرکات آفٹرنون اسکول کا قیام بھی ہے۔ یہ اسکول البرکات ایجوکیشنل سوسائٹی کے سرپرستوں اور قوم کی فلاح و بہبود کے لیے کی گئی ایک سنجیدہ کوشش کا نتیجہ ہے، جو راحت پروجیکٹ کے تحت جاری ہے۔

البرکات آفٹرنون اسکول شام میں بہت ہی عمدہ طریقے سے بچوں کی تعلیم اور تربیت دینے میں لگا ہے۔ بچے بہت انہماک اور دلچسپی سے یہاں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اس اسکول میں بچوں کو یونیفارم، جوتے اور کتابیں بلا کسی Fees کے دیے جاتے ہیں، ساتھ ہی ہفتے میں دوبار ناشتہ بھی۔ ان سے اس کے بدلے بس سو روپے ماہانہ فیس لے جاتی ہے وہ بھی اس لیے کہ کبھی انہیں شرمندگی نہ ہو کہ ہمارے ماں باپ نے ہمیں امدادی School میں پڑھایا۔ پچھلے سالوں میں یہ اسکول پانچویں تک تھا، ایک ایک کر کے کلاس بڑھائی جا رہی ہے، اس سال چھٹی کلاس شروع ہوئی

اور ایسے ہی ایک ایک سال کا اضافہ ہوتے ہوئے بارہویں تک ہو جائے گا۔ اس اسکول میں بھی الگ الگ سیکشن لڑکوں اور لڑکیوں کے لیے ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ خانقاہ برکاتیہ کا علمی فیض زمانے میں اسی طرح عام ہوتا رہے، آمین!

**برکاتین ویلفیئر سوسائٹی:**

راحت پروجیکٹ کے تحت بہت سے سماجی اور فلاحی کام جاری ہیں۔ جیسے غریبوں کی تعلیم، ہونہار بچوں کی مالی مدد، مریضوں کے لیے کیمپ، فساد زدہ زمینی اور آسمانی مصیبت زدہ علاقوں میں مالی امداد وغیرہ۔ البرکات اسکول کے طلبہ نے ایک الگ سے تنظیم بنائی ہے جس کا نام ''برکاتین ویلفیئر سوسائٹی'' ہے، جس کے تحت بچے رفاہی اور امدادی کاموں میں بھی سرگرمی سے حصہ لیتے رہتے ہیں۔

**البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ:**

بڑی مسرت کی خبر ہے کہ علمائے کرام کی تربیت کے لیے اسلامی شعبہ کا آغاز ۲۰۱۴ء میں ہو گیا۔ تقریباً ۱۸؍ علمائے کرام مختلف معروف مدارس سے یہاں داخل ہوئے۔ الحمد للہ! ان حضرات کے لیے باقاعدہ پوری بلڈنگ مع دار الاقامہ تعمیر کی گئی ہے، جس میں رہائش کی تمام جدید سہولتیں موجود ہیں۔ شہزادۂ امین ملت حضرت سید محمد امان میاں قادری دام اقبالہٗ بحیثیت ڈائریکٹر پوری جاں فشانی کے ساتھ اس کی نگرانی کر رہے ہیں۔ اس ادارے میں قابل اور ماہر اساتذہ علمائے کرام کی نئی نسل کو تربیت اور مشق کے ذریعے قرأت، انگریزی، جدید عربی اور کمپیوٹر کی تعلیم کے ساتھ ساتھ لکھنے اور بولنے میں ایسا ماہر بنانے کی سعیِ مشکور کی جا رہی ہے کہ ان شاء اللہ مستقبل میں وہ کسی میدان میں کم مائیگی کا احساس نہیں کریں گے۔ علاوہ ازیں توسیعی خطبات کا دور بھی جاری ہے، ماہرین علم وفن علی گڑھ مسلم یونیورسٹی اور باہر کی جامعات سے تشریف لا کر معلومات عامہ، فن تقریر وتحریر، سماجی، وسیاسی مسائل، ہندوستانی آئین، کتب خانے کی معلومات، اخبار اور رسائل پڑھنے کا طریقہ، مختلف ہنرمندیوں پر توسیعی خطاب کر چکے ہیں۔ علمائے کرام کی ذہن سازی اور تعمیری کاموں میں دلچسپیاں پیدا کرنے کے لیے ورکشاپ کرائے جا رہے ہیں، طلبائے گرامی کو رہائش، کھانے پینے، کھیل کود اور ڈریس وغیرہ کی سہولتوں کے ساتھ ماہانہ وظیفہ بھی سوسائٹی کی جانب سے پیش کیا جا رہا ہے۔ حضور سید محمد امان میاں قادری دام اقبالہٗ کی قیادت میں مولانا نعمان احمد

ازہری اور مولانا توحید احمد مصباحی صاحبان کے تعاون سے ABIRTI نہایت ہی مخلص خدمات انجام دے رہا ہے۔ حضور سید امان میاں قبلہ دام اقبالہٗ اس ادارے کی ترقی اور طلبہ کو زیادہ سے زیادہ اسمارٹ بنانے کے لیے شب و روز کوشاں رہتے ہیں۔ ریسرچ سینٹر میں زیر تربیت علمائے کرام اور طلبہ کو تمام سہولتوں کے علاوہ ماہانہ وظیفہ بھی دیا جاتا ہے۔ الحمد للہ! اس انسٹی ٹیوٹ سے پہلا بیچ فارغ ہوا جو ۱۷ طلبہ پر مشتمل تھا۔ ان علمائے کرام نے ہندوستان کی اہم دینی دانش گاہوں سے فضیلت کی سند حاصل کرنے کے بعد ABIRTI میں دو سال رہ کر اپنی شخصیت میں خوب خوب نکھار پیدا کیا۔ یہاں سے کورس مکمل کرنے کے بعد فوراً ملک کی مختلف ریاستوں کے بڑے بڑے شہروں میں اونچے مشاہروں پر ان علمائے کرام کو اعلیٰ مناصب پر فائز کیا گیا۔

بڑی تسلی بخش بات یہ ہے کہ طلبہ کے لیے جس نیک نیتی کے ساتھ یہ ادارہ قائم کیا گیا تھا ویسے ہی خلوص اور نظم و ضبط اور دلچسپی کے ساتھ یہ حضرات حصول تعلیم کے لیے کوشاں ہیں۔ اور بہت کم دنوں میں ہی یہاں کے ماحول میں ایسے رچ بس گئے ہیں کہ خود اعتمادی اور وسیع النظری ان کی شخصیت سے خوب خوب ظاہر ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جس نیک مقصد کے پیش نظر خانقاہ برکاتیہ نے یہ ادارہ قائم کیا وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو اور علمائے کرام یہاں سے اکتساب فیض کر کے ملت اور جماعت کی خوب خوب خدمات انجام دیں۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔

## البرکات کالج آف گریجویٹ اسٹڈیز:

البرکات کالج آف گریجویٹ اسٹڈیز یہ ادارہ بھی ۲۰۱۴ء شروع ہوا، اس میں بی۔ بی۔ اے اور بی۔ سی۔ اے کورسیز فی الحال جاری ہیں۔ یہ ادارہ بھی آگرہ یونیورسٹی سے الحاق شدہ ہے اور جناب ڈاکٹر فہیم عثمان صدیقی صاحب کی سربراہی میں ان کے وسیع تجربات سے بہرہ ور ہے۔ ذمہ داران ادارہ بچوں کو Standard کی تعلیم اور نوکریوں کے بندوبست میں کوشاں ہیں۔ ان شاء اللہ اس کالج میں مستقبل میں اور بھی کورسیز چلائے جائیں گے۔ اس ادارے میں ایم۔ بی۔ اے کی طرح پڑھائی اور تربیت کی تمام جدید سہولتیں مہیا ہیں۔ اربابِ ادارہ کی کوشش ہے کہ یہ ادارہ بی۔ بی۔ اے اور بی۔ سی۔ اے کے حوالے سے علی گڑھ میں منفرد شناخت قائم کرے۔

## مارہرہ پبلک اسکول، مارہرہ مطہرہ:

اربابِ خانقاہِ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ نے تعلیمی ترقی کے معاملے میں اپنے قصبے مارہرہ کو

محروم نہ رکھا۔ زمانہ قدیم سے دینی تعلیم وتربیت کا مناسب انتظام تو خانقاہ میں رہا ہی ہے۔ عصری تعلیم کے لیے مارہرہ پبلک اسکول کا قیام ایک اہم کارنامہ ہے۔ مارہرہ پبلک اسکول کے قیام سے قصبۂ مارہرہ میں تعلیمی ترقی کا ایک نیا باب وا ہوا۔ اس ادارے کا الحاق بھی CBSE سے کیا گیا ہے اور یہاں بھی NCERT کے نصاب کے تحت تعلیم دی جاتی ہے۔ روز بروز مارہرہ پبلک اسکول کی اہمیت اور مقبولیت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ یہاں اطراف وجوانب کے طلبہ داخلہ کے لیے بڑی تعداد میں رجوع ہوتے ہیں۔ پرشکوہ، خوب صورت اور شان دار عمارت میں جاری مارہرہ پبلک اسکول میں دسویں جماعت کے ساتھ ساتھ گیارہویں اور بارہویں کی تعلیم کا معقول نظم ہے۔ سائنس، بی سی اے اور اسپورٹس لیب کے علاوہ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان نئی دہلی کے مختلف فاصلاتی تعلیم کا سینٹر بھی مارہرہ پبلک اسکول میں قائم ہو چکا ہے۔ جس کے مختلف کورسیز میں مقامی طلبہ بھرپور دلچسپی کے ساتھ داخلہ لے رہے ہیں۔ مارہرہ پبلک اسکول میں ہزار سے زائد طلبہ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

**البرکات ملک محمد اسلام انگلش اسکول، کرلا (ممبئی):**

خانقاہ برکاتیہ کے تعلیمی مشن کو عام کرنے کی ترغیب کے زیر اثر مریدین اور متوسلین میں بھی تحریک پیدا ہوئی۔ ممبئی کی سرزمین پر کرلا علاقے میں حضور صاحب سجادہ پروفیسر ڈاکٹر سید محمد امین میاں قادری برکاتی مارہروی دام ظلہٗ کی سرپرستی میں البرکات ملک محمد اسلام انگلش اسکول کا قیام عمل میں لایا گیا۔ وسیع قطعہ اراضی پر اس کا سنگ بنیاد بھی حضور امین ملت دام ظلہٗ کے دست مبارک سے ۱۵؍ جون ۲۰۰۳ء کو رکھا گیا۔ اور باضابطہ تعلیمی سرگرمیوں کا آغاز ۱۵؍ جون ۲۰۰۶ء سے ہوا۔ افتتاحی تقریب میں مفکر اسلام علامہ قمر الزماں اعظمی (مانچسٹر) کے علاوہ ملک وملت کے عمائدین، تعلیمی، سیاسی اور سماجی شخصیات شریک رہیں۔

CBSE سے ملحق یہ اسکول ممبئی کی سرزمین پر قلیل عرصہ میں اپنی شناخت بنا چکا ہے۔ یہاں داخلے کے لیے لوگ سبقت لے جانے میں کوشاں رہتے ہیں۔ چوں کہ یہاں طلبہ کو محض عصری تعلیم ہی نہیں دی جاتی بلکہ انھیں اسلامیات اور اقدار سے بھی روشناس کرایا جاتا ہے۔ یہاں کے طلبہ تعلیم وتربیت کے ساتھ ادبی وثقافتی سرگرمیوں اور کھیل کود میں بھی نمایاں مقام کے حامل ہیں۔ فی الحال یہاں ۳۰۰۰ طلبہ زیر تعلیم ہیں، ۱۵۰؍ کا تدریسی وغیر تدریسی اسٹاف برسرِ کار ہے۔ البرکات ملک محمد اسلام انگلش اسکول کا رزلٹ ہر سال ۱۰۰ فی صد ہوتا ہے۔

علاوہ ازیں سورت، گجرات میں البرکات پبلک اسکول قائم ہوا۔ کانپور میں ایک کمپیوٹر سینٹر برکاتی متوسلین نے کھولا۔ یہاں کے برکاتی احباب بھی ایک تعلیمی ادارہ قائم کرنے کے لیے منصوبے بنا رہے ہیں خوش آیند خبر یہ ہے کہ کانپور میں تعمیر کے لیے زمین کی فراہمی بھی ہو چکی ہے۔ جے پور میں اسکول قائم ہو چکا ہے، کالپی میں البرکات کھولنے کے لیے زمین کی فراہمی کا عمل جاری ہے۔ اس کے علاوہ ذمہ داران خانقاہ برکاتیہ ۲۰۰ر سے زائد مدارس اور عصری علوم کے اداروں کی سرپرستی فرما رہے ہیں۔

امتِ مسلمہ کی تعلیمی پسماندگی کو دور کرنے کے جذبۂ نیک کے تحت جاری کیے گئے البرکات سوسائٹی کے جملہ تعلیمی اداروں میں زیر تعلیم وتربیت ایسے ہونہار طلبہ جو معاشی طور پر پسماندہ یا ضرورت مند ہیں ان کی تعلیم کو ضائعگی اور جمود سے بچانے کے لیے اربابِ خانقاہِ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ اپنی تعلیم آگے جاری رکھیں اس مقصد کے تحت اربابِ خانقاہ ان کی حتی المقدور مالی امداد بھی مہیا کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمارا مرکزِ روحانیت اپنے انقلاب آفریں نعرے ''آدھی روٹی کھایئے، بچوں کو پڑھایئے'' کو نہ صرف مارہرہ اور علی گڑھ بلکہ پورے ہندوستان میں عملی جامہ پہنانے میں کامیاب وکامران ہو، آمین!!

## جامعہ احسن البرکات، مارہرہ مطہرہ:

فی زمانہ دینی تعلیم میں بھی رفتہ رفتہ سطحیت کا انداز در آتے جا رہا ہے۔ خصوصاً ابتدائی دینی تعلیم پر ویسی توجہ مرکوز نہیں رکھی جا رہی ہے جس کا دورِ جدید ہم سے تقاضا کرتا ہے۔ اس اہم کمی اور ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اربابِ خانقاہِ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ نے سات اقطاب کی دھرتی مارہرہ مطہرہ پر جامعہ احسن البرکات کا قیام عمل میں لایا۔ جہاں ۱۲ر ستمبر 2012ء سے باضابطہ تعلیم کی شروعات ہوئی۔ نہایت قلیل عرصہ میں اس جامعہ نے تعلیمی وتربیتی لحاظ سے ملک و بیرونِ ملک میں اپنی ایک انفرادی شناخت قائم کر لی ہے۔ اس جامعہ میں داخلہ کے لیے ٹیسٹ کا جو معیاری طریقہ اختیار کیا گیا ہے وہ اپنے آپ میں مثالی حیثیت کا حامل ہے۔ ٹیسٹ کے اعلیٰ معیار کے پیش نظر اربابِ خانقاہ نے محسوس کیا کہ مارہرہ مطہرہ اور اس کے قرب وجوار کی بستیوں کے طلبہ کا درجۂ اعدادیہ میں داخلہ ہونا شاید ممکن نہ ہو، پھر علاقائی سطح پر نورِ علم کو عام کرنے کی

خواہشوں کی تکمیل کیسے ہوگی؟ بس اس خیال کے آتے ہی اربابِ خانقاہ نے اعدادیہ سے پہلے ایک درجہ "ابتدائیہ" کا اضافہ کرلیا جو خاص مارہرہ مطہرہ اور مضافات کے طلبہ کے لیے رکھا گیا۔ اس منفرد عمل سے بھی خانقاہِ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ کے شہزادگان کی تعلیمی لحاظ سے پسماندہ مسلم طبقے سے بےلوث اور مخلصانہ ہمدردی ظاہر ہوتی ہے۔ علم شریعت کے ساتھ ساتھ علم معرفت، سلوک اور صدق وصفا، عمدہ انسانی اقدار، رواداری، دوسروں کے ساتھ حُسنِ سلوک جیسے اوصاف کی تربیت کرنے والے جامعہ احسن البرکات میں تعلیمی نظام بڑا جامع اور عصرِ جدید کے تقاضوں سے مکمل طور پر ہم آہنگ ہے۔

## معاشی مسائل اور خانقاہ کے اقدامات۔ البرکات پروفیشنل کورسس کا تعارف:

خانقاہِ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ کے شہزادگان وسجادگان نے ہر دور میں اپنے جدِ کریم سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دکھیاری امت کے دکھ درد کا مداوا کرنے اور ان کے زخمی دلوں پر مرہم چھڑکنے کا نمایاں کارنامہ انجام دیا ہے۔ اربابِ خانقاہِ برکاتیہ امتِ مسلمہ کی زبوں حالی پر تڑپ اٹھتے ہیں اور ان کی کوشش ہوتی ہے کہ امت کو درپیش مسائل کا جلد سے جلد حل نکالا جائے۔ بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں از راہِ محبت وعقیدت شرفِ ملت سید محمد اشرف میاں قادری برکاتی مارہروی ایک مقام پر یوں عرض گزار ہیں

رسولِ اکرم زمینِ رب پر کسی طرح ہم نبھا رہے ہیں
جہانِ تاریک میں لہو سے چراغِ الفت جلا رہے ہیں

اربابِ خانقاہِ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ کا جہانِ تاریک میں لہو سے چراغِ الفت جلانے کا سلسلۂ خیر مسلسل جاری وساری ہے۔ امت مسلمہ کے معاشی مسائل کے حل کے لیے خانقاہ نے ممکنہ حد تک کافی اچھے اقدامات کیے ہیں۔ آزادی کے بعد تعلیمی پسماندگی کے سبب مسلمان معاشی طور پر بھی پسماندہ ہوتے چلے گئے۔ اربابِ خانقاہِ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ نے اس اہم مسئلے کو محسوس کرتے ہوئے اس کے حل کے لیے مثبت لائحۂ عمل تیار کیا۔ خود بھی اعلیٰ تعلیم کا حصول کیا اور اپنے مریدین ومتوسلین کو بھی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے ترغیب دی۔ جس کے خاطر خواہ نتائج برآمد ہوئے۔ الحمدللہ! اچھی خاصی تعداد میں برکاتین اعلیٰ تعلیم کے زیور سے آراستہ ہوکر معاشی طور پر مضبوط ہورہے ہیں۔ خانقاہِ برکاتیہ کی مسلم امہ کو معاشی طور پر مضبوط ومستحکم کرنے کی کاوشاتِ جمیلہ کے

سرسری جائزہ سے قبل البرکات ایجوکیشنل سوسائٹی کے جوائنٹ سکریٹری ڈاکٹر احمد مجتبیٰ صدیقی کے ان جملوں کو درج کرنا غیر مناسب نہ ہوگا، جس سے اربابِ خانقاہِ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ کی مسلمانوں کے معاشی مسائل سے متعلق مثبت فکر ظاہر ہوتی ہے:

''البرکات ایجوکیشنل سوسائٹی ایک Non-Profitable سوسائٹی ہے اس کا سارا نفع یا تو ہم تعمیر میں خرچ کرتے ہیں یا پھر Free Education اور فلاحی کاموں میں۔ جیسے جیسے آمدنی زائد ہو رہی ہے ہم اسی حساب سے Free Education کے ادارے بڑھاتے جا رہے ہیں یہی نہیں بلکہ اگر کوئی تعلیم کا کام شروع کر رہا ہے تو اس کو ایک اچھا ادارہ چلانے کے لیے کیا کیا کام کرنا چاہیے۔ اس کام کے لیے مفید تجویزات بھی فراہم کرانے کو ہم تیار ہیں۔ ہم ان تمام حضرات سے اپیل کرتے ہیں کہ براہ کرم اپنے نیک منصوبوں سے ہمیں آگاہ کریں اور ہماری کسی بھی مدد کی ضرورت ہو تو ہمیں بتائیں، ہم ہر ممکن کوشش کر کے اس کام میں اعانت کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ ہمارے سرپرست صرف سوسائٹی کے فنڈ سے نہیں بلکہ اپنی جیب خاص سے بھی ان طلبہ کی ہمیشہ سے مدد کر رہے ہیں جو باصلاحیت ہیں اور وسائل کی کمی کی وجہ سے تعلیم کو حاصل کرنے میں قاصر ہیں۔ نہ جانے کتنے طالب علم اس فیضان برکاتیت سے سرفراز ہیں الحمد للہ رب العالمین۔'' (خانقاہِ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ کا تعلیمی مشن، مشمولہ: اہل سنت کی آواز)

امت مسلمہ کے تعلیمی مسائل کے ساتھ ساتھ معاشی مسائل کے حل کے لیے خانقاہِ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ کی کاوشاتِ جمیلہ کا جائزہ ذیل میں پیش خدمت ہے:

**البرکات سید حامد کمیونٹی کالج:**

امت مسلمہ کے سلگتے ہوئے معاشی مسائل کو حل کرنے اور مالی طور پر فارغ البال اور مستحکم بنانے کے لیے البرکات کیمپس میں البرکات سید حامد کمیونٹی کالج کا قیام خانقاہِ برکاتیہ کی امتِ مسلمہ کے لیے بے لوث ہمدردی کے تئیں ایک مثالی کوشش ہی نہیں بلکہ نمونۂ امتیاز ہے۔ البرکات سید حامد کمیونٹی کالج یہ ادارہ بہت ہی اہم اور طلبہ و طالبات کے لیے روزگار کے مواقع جلد فراہم کروانے والا ہے۔ اس میں کم مدت کے ایسے Professional Courses شروع کیے گئے ہیں جن سے روزگار ملنے کے مواقع جلد میسر آتے ہیں اور ساتھ ہنر بھی۔ ۲۰۱۵ء میں اس کا افتتاح حضور امین ملت اور حضور شرف ملت مدظلہم الاقدس کے ہاتھوں ہوا۔ اوائل میں صرف دو کورسیز

جاری کیے گئے۔ ایک General Duty Assistant کا، جس کا الحاق Indigram نام کی تنظیم سے ہے۔ اس کورس میں طلبہ کو مریضوں کی دیکھ بھال کرنے کی تربیت دی جاتی ہے۔ ایک طریقے سے نرسنگ جیسا کورس ہے۔ Indigram کی جانب ہی سے اساتذہ پڑھانے آتے ہیں، ساتھ ہی علی گڑھ کے مقامی ڈاکٹرز بھی ان کو تربیت دینے کی غرض سے توسیعی خطبے دینے کے لیے مدعو کیے جاتے ہیں۔ ساتھ ہی ان طلبہ کو انگریزی اور Moral Education بھی فراہم کروائی جارہی ہے تاکہ طلبہ ہنرمندی کے ساتھ ساتھ قابلیت اور انسانیت کا حسین سنگم بن کر فارغ ہوں۔ البرکات سید حامد کمیونٹی کالج میں تربیت حاصل کرنے والے ۱۰ رویں پاس ایسے طلبہ کو جو عموماً درمیانی درجہ سے بھی کم گھروں سے تعلق رکھتے ہیں ان کی فیس کا ایک بڑا حصہ البرکات ایجوکیشنل سوسائٹی نے اپنے ذمہ لیا ہے، اس طرح معاشی طور پر پسماندہ متوسط مسلم گھرانوں کے طلبہ بھی پروفیشنل کورسیز میں داخلہ لے کر اچھی طرح سے تعلیم و تربیت سے آراستہ ہو رہے ہیں۔ جوامت مسلمہ کے خوش آیند مستقبل کے لیے ایک اچھا اشاریہ ہے۔ آج کل البرکات کے طلبہ علی گڑھ کے مختلف ہسپتالوں میں ٹریننگ پر مامور ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو کامیاب و کامران فرمائے اور اربابِ خانقاہِ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ کو کارِ خیر کی مزید توفیق عطا فرمائے۔

علاوہ ازیں Electronics کے سامان کی مرمت اور چھوٹے چھوٹے بجلی کے روزمرہ کے کام آنے والے سامان کو تیار کرنے پر مبنی کورس Certification in Repairing of Electronics Home Appliances & Maintenance بھی شروع کیا گیا ہے۔ جس کے تحت طلبہ کو انورٹر، واشنگ مشین، اسٹیبلائزر وغیرہ کی مرمت کرنا سکھایا جاتا ہے۔ اس کورس کو مکمل کرنے کے بعد طلبہ کو دہلی اور نوئیڈا میں اچھی نوکریاں بھی فراہم ہوئیں اور ان شاء اللہ مستقبل میں مزید امکانات بھی قوی تر ہیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ سے کہ ایسے بہت سے کورس البرکات میں جاری ہوں جن سے ان طلبہ کو راحت ہو جو کسی مالی وجوہات کے تحت اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے سے محروم رہے۔

سالِ گزشتہ دو نئے کورسیز Diploma in Mobile Reparing اور Diploma in A/C & Refrigeration بھی شروع کیے گئے۔ یہ کورسیز دسویں پاس طلبہ کے لیے ہیں۔ اربابِ البرکات سوسائٹی ان طلبہ کو علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے تجربہ کار Instructor سے ان کورسیز کی تعلیم دلوا رہے ہیں۔ ایک وسیع عمارت میں ان کورسیز کو صرف

۲۵۰/روپے ماہانہ فیس پر شروع کیا گیا ہے۔ آگے آنے والے سالوں میں ان شاء اللہ مندرجہ ذیل کورسیز بھی شروع ہوں گے:

(۱) Certificate in Food Craft

(۲) Certificate in Secretarial Practice

(۳) Certificate in Plumbering & Electrician

**البرکات سینٹر فار کمپیوٹر سائنس اینڈ لینگویجز:**

البرکات میں قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے فاصلاتی کورسیز بھی کامیابی کے ساتھ جاری ہیں۔ اللہ کا شکر ہے کہ یہاں ان تمام کورسز میں بھی داخلے کے حوالے سے کمی نہیں ہوتی۔ عربی ڈپلوما، اردو ڈپلوما، خطاطی کا ڈپلوما، کمپیوٹر کورس اور الیکٹرانک مشین کی مرمت کا ڈپلوما جیسے کورسز میں طلبہ بہت ہی امتیازی نمبروں سے کامیابی حاصل کر رہے ہیں اور اچھی نوکریاں بھی حاصل کر رہے ہیں۔

اس سینٹر کی امتیازی کارکردگی کو دیکھتے ہوئے البرکات کو شمالی ہندوستان کا Answer Book Evaluation Centre بنایا گیا ہے۔ البرکات کے جوائنٹ سیکریٹری محب مکرم و محترم ڈاکٹر احمد مجتبیٰ صدیقی نے بتایا کہ NCPUL نئی دہلی کے ذمہ داران نے انھیں اس بات کی مبارک باد دی کہ ملک میں البرکات ہی ایسا واحد سینٹر ہے جہاں قومی کونسل کے ذریعے چلائے جا رہے تمام کورسیز میں ہمیشہ داخلے پورے رہتے ہیں۔ الحمد للہ! سال ۲۰۱۶ء میں Diploma In Electrical Applances کورس میں داخلے کے لیے کونسل نے اعزازی طور پر ۲۰/ سیٹوں کی مزید منظوری دی تھی۔ البرکات کے اس پروفیشنل کورس میں تمام اساتذہ بہت محنت سے کام کرتے ہیں جس کے نتیجے میں ان کورسیز سے پاس شدہ بچوں کا انتخاب علی گڑھ سے باہر اچھی تنخواہوں پر ہو رہا ہے۔ جس کے سبب کئی غریب اور متوسط خاندانوں کی معاشی ضرورتیں باحسن مکمل ہو رہی ہیں،

**البرکات سید حسن ہاسٹل برائے پروفیشنل کورسیز:**

جامعہ البرکات میں پروفیشنل کورسیز کے طلبہ کی رہائش اور دیگر سہولتوں کے مدنظر ایک نیا وسیع و عریض ہاسٹل تعمیر کیا گیا ہے۔ اس ہاسٹل کو حضرت سید مرتضیٰ حیدر حسن میاں صاحب علیہ الرحمہ کے نام نامی سے منسوب کیا گیا ہے۔ جو البرکات ایجوکیشنل سوسائٹی کی مجلس شوریٰ کے رکن بھی تھے۔

اس ہاسٹل میں تقریباً ۱۳۵ر طلبہ قیام کرسکیں گے۔ اس ہاسٹل میں ۲۵۰ر بچوں کے حساب سے ایک ڈائننگ ہال، ریڈنگ روم اور کامن روم بھی تعمیر کیے گئے ہیں۔

علاوہ ازیں خانقاہِ برکاتیہ کی ایک اہم روش اور روایت یہ بھی رہی ہے کہ معاشی طور پر پسماندہ طبقات کی مالی امداد و اعانت ہر دور میں یہاں سے کی جاتی رہی ہے۔ قصبہ مارہرہ میں حضور احسن العلماء قدس سرہٗ کی ایک عادتِ کریمہ تھی کہ جب بھی باغوں سے پھل آتے وہ تقسیم ہوتے، کھیتوں سے سبزی آتی تو وہ محلے میں بانٹی جاتی۔ اناج کثرت کے ساتھ تقسیم کیے جاتے۔ مدارس کا تعاون اور کتب کی اشاعت میں حصہ بٹانا بھی اربابِ خانقاہِ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ کی دیرینہ روایت ہے۔ درس نظامی کی نصابی کتب کی شرح وحواشی کے ساتھ جدید طرز پر اشاعت کے لیے جامعہ اشرفیہ، مبارک پور میں قائم کی گی "مجلس برکات" کے استحکام میں خانقاہِ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ کا کردار آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہے۔

اربابِ خانقاہِ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ کے مرد حضرات کے شانہ بہ شانہ مخدراتِ مارہرہ مطہرہ نے بھی اپنا دستِ شفقت ہمیشہ سے امتِ مسلمہ کے تعلیمی، معاشی اور سماجی مسائل کے حل کے لیے دراز تر رکھا ہے۔ خصوصاً امی جان حضرت سیدہ محبوب فاطمہ قدس سرہا نے تو اس ضمن میں جو خاموش خدمات انجام دی ہیں اُس کی مثال ملنی ناممکن سی نظر آتی ہے۔ غریبوں اور ضرورت مندوں میں روپے پیسے تقسیم کرنا، غریب بچوں کا بیاہ کرنا، نادار طلبہ کی تعلیم کا انتظام کرنا، غریبوں کا مکان بنوانا، سردیوں میں لحاف کمبل بانٹنا، غریبوں، مجبوروں کا علاج معالجہ کرنا، باہر سے آنے والی خواتین کو کرایے کے نام پر کچھ نہ کچھ عطا کرنا، بے روزگاروں کو دیکھ کر بے چین ہو جانا اور حتی المقدور ان کی اعانت کرنا امی جان حضرت سیدہ محبوب فاطمہ قدس سرہا کی عادتِ کریمہ تھی۔

معاشی طور پر پسماندہ ہونہار طلبہ کو سوسائٹی کی جانب سے اسکالرشپ دی جارہی ہے۔ بلکہ جہاں جہاں اچھے طالب علم اپنی تعلیمی صلاحیتوں کو بڑھانے کے لیے خانقاہ سے رجوع کرتے ہیں ان کی پوری کفالت اربابِ خانقاہ بلا کسی تشہیر کر رہے ہیں۔ خانقاہ برکاتیہ تعلیمی کاموں کے علاوہ رفاہی اور امدادی کاموں میں بھی سرگرم ہے۔ Medical Camps لگا کر مریضوں کی مدد، غربا کے لیے امدادی راحت کیمپ، قدرتی طور پر متاثر علاقوں میں امداد، سماجی برائیوں سے بچانے کے لیے ترغیبی کیمپ، سالانہ اجتماعی شادیاں وغیرہ جیسے کارِ خیر خالص رضائے الٰہی کے حصول کے لیے استقلال و

استحکام کے ساتھ جاری وساری ہیں۔

## خانقاہ کی علما نوازی اور اصاغر پر شفقتیں:

اربابِ خانقاہ مارہرہ مطہرہ کی علما نوازی اور اصاغر پر شفقتیں ضرب المثل کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ہر دور میں اس خانقاہ نے علما نوازی کی بے مثال مثالیں قائم کی ہیں۔ اپنے چھوٹوں پر شفقتوں، محبتوں، عنایتوں اور کرامتوں کی عافیت بخش چادر سایہ کناں رکھی ہیں۔ تاریخی حیثیت سے اگر صرف اس ایک موضوع پر تفصیل وار جائزہ لیا جائے تو ایک ضخیم مقالہ تیار ہو سکتا ہے، لیکن یہاں تفصیل کی گنجائش نہیں۔

بہر کیف! ماضی کے جھروکوں سے جب دیکھتے ہیں تو علما نوازی اور اصاغر پر شفقتوں کی سیکڑوں مثالیں کتب میں نقش ملتی ہیں۔ مشتے نمونہ از خروارے کے مصداق چند ایک کا سرسری جائزہ پیش کیا جا رہا ہے:

مارہرہ مطہرہ جیسے روحانیت کے عظیم مرکز سے فیض یافتگان میں بدایوں اور بریلی نمایاں حیثیتوں کی حامل علمی بستیاں ہیں۔ بدایوں کے عثمانی خانوادے اور بریلی کے خان زادوں نے مارہرہ مطہرہ سے خوب اکتسابِ فیض کیا اور ادب واحترام کی وہ مثال قائم کی جس کی نظیر نہیں ملتی۔ علمائے بدایوں میں نمایاں شخصیت تاج الفحول مولانا عبد القادر بدایونی قدس سرہٗ اور علمائے بریلی میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری برکاتی بریلوی قدس سرہٗ نے جہاں اپنے پیر گھرانے مارہرہ مطہرہ کی تعظیم و توقیر میں کوئی کسر نہ چھوڑی وہیں اربابِ خانقاہِ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ نے اپنی علما نوازی اور اصاغر پر شفقتوں کی احسن روش کو اپناتے ہوئے ان دونوں خانوادوں کو خوب خوب چمکایا کہ آج پوری دنیا میں اہل سنت و جماعت کے علما وعوام بدایوں اور بریلی کا گن گاتے دکھائی دیتے ہیں۔ علاوہ ازیں ہر دور میں اربابِ خانقاہِ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ نے علما کی توقیر فرمائی۔ اصاغر پر عنایتوں کی بارش برسائی، سطورِ ذیل میں اس احسن روش کا ہلکا سا جائزہ پیشِ خدمت ہے:

شمس مارہرہ حضور آل احمد اچھے میاں قدس سرہٗ کے عہد سے بدایوں میں مارہروی فیض جاری وساری ہے۔ جہاں اہل بدایوں حضور شمس مارہرہ قدس سرہٗ کی عزت و تکریم میں سبقت لے جایا کرتے تھے وہیں حضور شمس مارہرہ قدس سرہٗ کی شفقتیں، محبتیں اور نوازشیں بھی بدایوں کے عثمانی خانوادے پر سایہ فگن رہا کرتی تھیں۔ شاہ عین الحق عبد المجید بدایونی علیہ الرحمہ کے بارے میں

حضور شمس مارہرہ کا یہ فرمان عالی شان حد تواتر کو پہنچا ہوا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

"سلطان المشائخ حضرت محبوب الٰہی فرمایا کرتے تھے کہ اگر بروز حشر خدا نے مجھ سے پوچھا کہ نظام الدین دنیا سے میرے لیے کیا تحفہ لائے ہو تو میں امیر خسرو کو پیش کردوں گا کہ اے پروردگار! تیری بارگاہ میں یہ تحفہ لایا ہوں، اسی طرح اگر فقیر سے سوال کیا گیا تو فقیر مولوی عبد المجید بدایونی کو بارگاہِ خداوندی میں پیش کردے گا۔"

(اہل سنت کی آواز ۲۰۱۱ء، اکابر مارہرہ مطہرہ حصہ سوم، ص ۳۳۲)

اسی طرح خاتم الاکابر حضور سیدنا آل رسول احمدی قدس سرہٗ بالرضا السرمدی نے اپنے دونوں شہزادگان حضرت سید شاہ ظہور حسن قادری مارہروی قدس سرہٗ (وفات: ۱۲۶۶ھ) اور حضرت سید شاہ ظہور حسین قادری مارہروی قدس سرہٗ (وفات: ۱۳۱۳ھ) کو حکم دے کر حضرت شاہ عین الحق قادری بدایونی علیہ الرحمہ سے اجازت وخلافت دلوائی۔

علما نوازی کی اکابر مارہرہ نے جو نیک روش قائم فرمائی تھی اس کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے حضور سید شاہ ابوالحسین نوری میاں قدس سرہٗ تاج الفحول علیہ الرحمہ سے بے پناہ محبت فرمایا کرتے، ان پر اپنی بے پناہ نوازش کیا کرتے آپ کی محبت کو سنیت کی نشانی قرار دیا کرتے، چناں چہ مولانا غلام شبر قادری نوری لکھتے ہیں:

"(حضور نوری میاں قدس سرہٗ) اکثر ارشاد فرماتے کہ ہمارے دور میں سنیت کی شناخت محبتِ مولانا عبد القادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہے، ہرگز کوئی بدمذہب ان سے محبت نہ رکھے گا، لہٰذا خود بھی ان کی تعظیم فرماتے اور خدام کو تعظیم کی ہدایت کرتے۔" (تذکرۂ نوری ص ۱۲۹)

علمائے بدایوں پر نوازشات کے باب میں مجدد سلسلۂ برکاتیہ حضرت سید شاہ ابوالقاسم حاجی اسماعیل حسن قادری برکاتی قدس سرہٗ کا تعزیتی مکتوب بھی بڑی اہمیت کا حامل ہے، جسے انھوں نے حضرت سید شاہ عبد المقتدر بدایونی علیہ الرحمہ کے وصال پر عاشق الرسول حضرت مولانا عبد القدیر قادری بدایونی علیہ الرحمہ کے نام ارسال فرمایا تھا۔ اس مکتوب کے درج ذیل اقتباس سے حضرت سید شاہ عبد المقتدر بدایونی علیہ الرحمہ کی حضرت شاہ جی میاں قدس سرہٗ کی نظر میں اہمیت

وقعت کا اندازہ ہوتا ہے:

''مولانا (عبدالمقتدر) صاحب مغفور و مرحوم کے وصال فرمانے کا حال دریافت کر کے جو صدمہ و رنج ہوا ہے اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ مولانا صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے مجھ کو حقیقی بھائی کی طرح سے محبت تھی، ہم لوگوں کے فخر تھے، ہمارے خاندان کے رکن رکیں تھے، جس قدر ان کی مفارقت ظاہری کا رنج کریں وہ تھوڑا ہے، مگر بجز صبر کے اللہ تعالیٰ کے احکام پر کچھ چارہ نہیں ہے، لہٰذا صبر کریں۔''

(مفاوضاتِ طیبہ، مرتبہ: تاج العلماء قدس سرہٗ، ص ۸/۹)

علمائے بدایوں پر نوازشوں اور شفقتوں کا معاملہ موجودہ عہد میں بھی اسی طرح تر و تازہ ہے جیسا کہ ماضی میں تھا۔ فی زمانہ شہزادگان و سجادگان مارہرہ مطہرہ ویسی ہی شفقتیں بدایوں کے لیے لٹاتے رہتے ہیں اور علمائے بدایوں بھی اپنے مرکزِ عقیدت و روحانیت سے بے پناہ محبت و الفت اور عقیدت و احترام میں والہانہ وارفتگی کا ثبوت دیتے رہتے ہیں۔

حضور سیدنا شاہ ابوالحسین نوری میاں کے منظورِ نظر تاج الفحول مولانا عبدالقادر بدایونی قدس سرہٗ کے ہمراہ حضرت مولانا نقی علی خاں قادری برکاتی بریلوی قدس سرہٗ اور ان کے بلند اقبال فرزندِ باوقار مجدد وقت امام احمد رضا قادری برکاتی بریلوی قدس سرہٗ مارہرہ شریف حاضر ہو کر حضور خاتم الاکابر سید شاہ آل رسول احمدی مارہروی قدس سرہٗ کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے۔ بیعت کے فوراً بعد ہی حضور آل رسول احمدی میاں قدس سرہٗ نے مولانا نقی علی خاں بریلوی اور امام احمد رضا بریلوی پر شفقتوں، محبتوں اور عنایتوں کی بارش کرتے ہوئے سلسلۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ جدیدہ میں بیعت فرمانے کے ساتھ ساتھ خلافت و اجازت جملہ سلاسل و اسناد و تبرکات خاندانِ عالیہ قادریہ برکاتیہ سے بھی نواز دیا۔ اربابِ خاندانِ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ کی علما نوازی اور اصاغر نوازی کا یہ ایک نہایت حسین و جمیل اور روشن و تابناک پہلو ہے۔ حضور سیدنا آل رسول احمدی میاں مارہروی قدس سرہٗ سے امام احمد رضا قدس سرہٗ کی بیعت و خلافت کے واقعات متعدد کتب میں مذکور ہیں۔ اس ضمن میں حضور صاحب سجادہ ڈاکٹر سید محمد امین میاں قادری برکاتی دام ظلہٗ کی مرقومہ روایت ذیل میں نشانِ خاطر کیجیے:

''نوری دادا نے پوچھا کہ حضور! آپ کے خاندان میں تو خلافت بڑی ریاضت اور مجاہدے کے بعد دی جاتی ہے، اور ان دونوں حضرات کو آپ نے

فوراً خلافت عطا فرمائی؟ حضرت سیدی شاہ آل رسول رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ میاں صاحب! اور لوگ گندے دل اور نفس لے کے آتے ہیں، ان کی صفائی کی جاتی ہے، پھر خلافت سے نوازا جاتا ہے، مگر یہ دونوں حضرات پاکیزگیِ نفس کے ساتھ آئے تھے، صرف نسبت کی ضرورت تھی وہ ہم نے عطا کر دی۔" (ماہ نامہ المیزان، امام احمد رضا نمبر ص ۲۳۶)

حضور سید امین ملت مزید راقم ہیں:

"پھر حضور خاتم الاکابر نے فرمایا: مجھے بڑی فکر تھی کہ بروز حشر اگر احکم الحاکمین نے سوال فرمایا کہ آل رسول تو میرے لیے کیا لایا ہے؟ تو میں کیا پیش کروں گا، مگر خدا کا شکر ہے کہ آج وہ فکر دور ہو گئی، اب میں اس وقت 'احمد رضا' کو پیش کر دوں گا۔" (ماہ نامہ المیزان، امام احمد رضا نمبر ص ۲۳۶)

علماے بریلی پر نوازشات اور اصاغر پر شفقتوں کا یہ سلسلہ یہیں پر ختم نہیں ہوا بلکہ حضور نوری داداسرکار قدس سرہٗ نے امام احمد رضا بریلوی کو 'چشم و چراغِ خاندانِ برکات' قرار دے کر علما وصلحا پر ساداتِ کرام کی شفقتوں اور عنایتوں کا ایک اور چراغ روشن کر دیا۔ چناں چہ اس کا اظہار سرکار نوری میاں قدس سرہٗ نے اپنی حیاتِ طیبہ کے آخری ایام میں ایک مکتوبِ والا شان کے ذریعے فرمایا اور آپ کو 'چشم و چراغِ خاندانِ برکات' تحریر کیا اور اس خطاب کے قبول کرنے پر زور دیا، فرماتے ہیں:

"چشم و چراغِ خاندانِ برکاتیہ مارہرہ مولانا احمد رضا خاں صاحب دام عمرہم و علمہم، از ابوالحسین بعد دعاے فقیر مقبولیت محررہ القاب سطر بالا۔

واضح ہو کہ یہ خطاب حضرت صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ کو دیا تھا، باوجود یہ کہ میں لائق اس کے نہ تھا، تحریر فرمایا کرتے تھے، چوں کہ اب میں بہ ظاہر اسباب، انواع انواع امراض میں ایسا مبتلا ہوں کہ مصداق اس مصرع کا ہو گیا ہوں ع

اگر ماند شبے ماند شب دیگر نمی ماند

اور مولانا عبد القادر صاحب علیہ الرحمۃ والرضوان بھی اٹھ گئے اور جگہ خالی کر

گئے، تواب سوائے آپ کے حامی کار اس خاندانِ عالی شان کا خلفا میں نہ رہا۔
لہٰذا میں نے یہ خطاب آپ کو بہ ایمائے غیبی پہنچا دیا۔ بہ طوع و رغبت آپ کو
قبول کرنا ہوگا اور میں نے بہ طیبِ خاطر بلا جبر و اکراہ بہ رغبتِ قلب یہ خطاب
آپ کو ہبہ کیا اور بخش دیا، یہی خط اس کی سند میں باضابطہ رہے۔ فقط ابوالحسین،
از مارہرہ'' (اہل سنت کی آواز، قصیدہ نور کا، ص ۱۸۵)

اربابِ خاندانِ برکاتیہ بالخصوص حضور سیدنا شاہ ابوالحسین نوری میاں صاحب قدس سرہٗ کی اصاغر نوازی کا ایک نہایت روشن اور تاب ناک واقعہ امام احمد رضا قادری برکاتی کے فرزند ارجمند مفتی اعظم علامہ مصطفیٰ رضا نوری برکاتی بریلوی کی بیعت و خلافت کا ہے۔

''ذوالحجہ ۱۳۱۰ھ میں امام احمد رضا سرکار نور میں مارہرہ کی مقدس خانقاہ میں
حاضر ہیں، نماز سے فارغ ہو کر مسجد کی سیڑھیوں سے اترتے ہوئے سرکار نور نے
اعلیٰ حضرت کو بشارت دی اور فرمایا: مبارک ہو، آپ کے یہاں فرزند تولد ہوا
ہے، ہم نے اس کا نام آل الرحمٰن ابوالبرکات محی الدین تجویز کیا ہے، ہم اسے
سلسلہ قادریہ برکاتیہ میں بیعت کرتے ہیں اور ساری اجازتیں اور خلافتیں عطا
کرتے ہیں، ان شاء اللہ تعالیٰ بریلی آکر بیعت کی خاندانی رسم ادا کریں گے۔''

(اہل سنت کی آواز، اکابر مارہرہ مطہرہ، حصہ سوم، ص ۳۷۶/۳۷۷)

بدلتے ادوار میں حضور تاج العلماء محمد میاں قادری مارہروی قدس سرہٗ نے بھی علما نوازی اور اصاغر پر شفقتوں کی ایک مثال قائم فرمائی، ان کی آغوش تربیت کے پروردہ سیدین کریمین قدس سرہما نے بھی اپنے عہد میں علما نوازی اور اصاغر پر عنایتوں کا سلسلہ دراز تر رکھا۔ حضور احسن العلماء قدس سرہٗ کی علما نوازی کا ذکر فقیہ عصر شارح بخاری حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی قادری برکاتی علیہ الرحمہ کی زبانی سنیے:

''حضرت کی سب سے بڑی خصوصیت یہ تھی کہ اس عہد کے پیروں کے برخلاف
علما کا ان کے شایان شان پورا پورا احترام فرماتے۔ عرس مبارک میں یہ منظر قابل دید
ہوتا کہ عرس مبارک کے اجلاس عام میں حضرت خود اور خاندان کے تمام افراد زمین
پر ہوتے اور علمائے کرام تخت پر۔'' (اہل سنت کی آواز ۱۹۹۵ء، ص ۴۷)

حضور احسن العلماء قدس سرہٗ کی علما نوازی کے بارے میں سید محمد اشرف میاں قبلہ مارہروی اپنا مشاہدہ یوں لکھتے ہیں:

''میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ علمائے کرام انھیں نذر پیش کرتے تو وہ اپنی طرف سے کچھ اور ملا کر انھیں نذر کر دیتے۔ وہ علمائے کرام کے ساتھ ہوتے اس وقت عربی ادب اور مسائل پر خوب خوب گفتگو کرتے۔ حضور احسن العلماء علیہ الرحمۃ والرضوان کی ذاتِ بابرکات تھی جس نے خانقاہِ برکاتیہ کو بیسویں صدی کے نصف آخر میں دیگر امتیازات کے ساتھ علمائے کرام کی عزت و توقیر کے امتیاز کو قائم رکھا۔'' (یادِ حسن: سید محمد اشرف میاں قادری برکاتی مارہروی، ص ۱۲۹)

فی زمانہ بھی حضور امین ملت، حضور شرفِ ملت، حضور رفیق ملت اور دیگر شہزادگان و سجادگانِ مارہرہ مطہرہ نے اپنی خاندانی روایتوں کی پاسداری کرتے ہوئے علما نوازی اور اصاغر پر شفقتوں سے متعلق امور میں چار چاند لگا دیا ہے۔ جامعہ اشرفیہ مبارک پور جیسے اہل سنت کے عظیم تعلیمی و تربیتی ادارے اور دنیا بھر میں پھیلے ہوئے اہل سنت کے مدارس و مکاتب کے لیے شہزادگانِ مارہرہ مطہرہ کی نوازشیں اپنی مثال آپ ہیں۔ ماضی قریب سے لے کر دورِ حاضر کے علما و اصاغر پر عنایاتِ خسروانہ کا جائزہ تفصیل کا متقاضی ہے۔ علمائے کرام اور شعرائے عظام کی حوصلہ افزائی کرنا اہل خانقاہ کا شیوہ ہے۔ علما کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے انھیں اعزازات سے نوازنا، کیسۂ زر بخشنا، سپاس نامے نذر کرنا، کسی کو عمرہ یا حج پر روانہ فرمانا، اصاغر پر منفرد انعامات کی بارش برسانا، عرس کے موقع پر زائرین کی مکمل ضرورتوں کا خیال رکھنا، اپنے معتقدین و متوسلین سے اس طرح پیش آنا ہے کہ ہر کوئی یہ سمجھے کہ شہزادگان ہمیں ہی سب سے زیادہ چاہتے ہیں، ایسا محبت آمیز رویہ مارہرہ مطہرہ کے شہزادگان و سجادگان کی عادتِ کریمہ ہے۔

فقہا، علما، مشائخ، شعرا، ادبا اور دیگر شعبہ ہائے حیات میں نمایاں خدمات انجام دینے پر اربابِ خانقاہِ برکاتیہ نے حوصلہ افزائی کرتے ہوئے جن حضرات کو کیسۂ زر، سپاس نامہ، مومنٹو، حج یا عمرہ کروایا ہے ان کی فہرست بڑی طویل ہے۔

## سماجی مسائل کے حل کے لیے خانقاہ کی مساعی:

خانقاہِ برکاتیہ مارہر مطہرہ کی سماجی مسائل کے حل کے لیے مساعیِ جمیلہ کو کما حقہٗ بیان کرنا

ممکن نہیں۔ مسلم معاشرے میں تعلیمی و معاشی پسماندگی کے سبب روز بروزنت نئے سماجی مسائل بھی جنم لیتے رہتے ہیں۔ سماجی برائیوں، فضول رسموں، بے جا رواجوں اور بدعات وخرافات میں جکڑے سماج کی اصلاح کے لیے اربابِ خانقاہِ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ نے ہر دور میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ جب جس زمانے میں جیسی ضرورت پیش آئی اس طریقۂ کار کو اختیار کرتے ہوئے خانقاہ نے مسلمانوں کے سماجی مسائل کو حل کرنے میں کوئی دقیقہ نہ اٹھا رکھا۔ حضور صاحب البرکات قدس سرہٗ سے لے کر دورِ حاضر کے شہزادگانِ مارہرہ مطہرہ کی مسلمانوں کے مسائل کو حل کرنے کی ایک طویل ترین تاریخ ہے۔ تصنیف و تالیف، تزکیہ وطہارت، وعظ و ارشاد اور دیگر ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے خانقاہِ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ کے سجادگان و شہزادگان نے مسلم امت کو فلاح وصلاح کا راستہ دکھایا۔

صاحب عرس قاسمی سید شاہ ابوالقاسم محمد اسماعیل حسن میاں صاحب قدس سرہٗ جنھیں مجدد سلسلۂ برکاتیہ کہا جاتا ہے۔ آپ نے اپنے عہد میں متوسلین خانقاہ اور قصبہ مارہرہ کے سلگتے ہوئے سماجی مسائل کے سدباب کے لیے بیش بہا خدمات انجام دی ہیں۔ آپ کے مکتوبات ''مفاوضاتِ طیبہ'' سے چند مکاتیب پیش خدمت ہیں جن سے جگ ظاہر ہوتا ہے کہ حضور مجدد سلسلۂ برکاتیہ قدس سرہٗ اپنے معتقدین کے سماجی مسائل حل کرنے میں کس قدر حساس اور غیور تھے۔ اپنے ایک عزیز منشی مولا بخش صاحب، سیتا پور کے نام ۲ر محرم ۱۳۳۹ھ کے ایک خط کے جواب میں لکھتے ہیں:

> ''میں سیتا پور آکر بہ مواجہہ تمہاری بی بی کے فریقین کی شکایت سُن کر فہمایش کروں گا، مہمانوں کی مہمانی کرنا ثواب کا کام ہے مگر جب ذوی الحقوق کے حقوق ادا ہو چکے ہوں، سودی قرضہ نہ ہو، آپس میں ملے رہنا اچھا ہوتا ہے۔''

(مفاوضاتِ طیبہ، ص ۴۵)

محولہ بالا مختصر سا اقتباس کئی اہم ترین سماجی مسائل کے حل کو پیش کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ فریقین کی موجودگی میں اختلافات سے متعلق فہمایش، مہمان نوازی کے لیے اہل خانہ کے حقوق کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ سودی قرضہ سے بچنے کی نصیحت، اور آپ سے محبت و الفت سے رہنے کی تلقین جیسی ہمارے لیے بھی مشعل راہ ہیں۔

ان ہی منشی مولا بخش نے جب نکاحِ ثانی کرلیا تو ان کے نام ۱۵ر ربیع الاول شریف ۱۳۳۹ھ کو جو مکتوب ارسال کیا، اس سے بھی آپ کی زبردستی کیے جانے والے نکاحِ ثانی جیسے سماجی

مسئلے کے حل کے لیے یک گونہ دلچسپی کا باور کراتا ہے:

''تم نے اپنی بی بی پر زیادتی کی ہے اور جو عقدِ ثانی کیا ہے وہ تمہارے مقتضائے حالات کے لحاظ سے خلافِ مصلحت شرعی ہے، ہمارا قاعدہ اپنے متوسلین سے جو بعد نصیحت بھی خلافِ شرع چلیں قطع تعلق ہے۔''

(مفاوضاتِ طیبہ، ص۴۶)

اسی طرح ماضی قریب میں امی جان حضرت سیدہ محبوب فاطمہ قدس سرہا قصبہ مارہرہ میں مسلمانوں کے سماجی مسائل کو اپنے طور پر حل کرنے میں ہمیشہ پیش پیش رہا کرتی تھیں۔ غریب بچیوں کا بیاہ، نادار طلبہ کی تعلیم، غریبوں کے مکانوں کی تعمیر، سردیوں میں لحاف اور کمبل کی تقسیم، غریب مریضوں کا علاج معالجہ جیسے سماجی کام انجام دینا امی جان علیہا الرحمہ کی عادت کریمہ تھی۔ وہ کسی بے روزگار کو دیکھتیں تو تڑپ اٹھتیں اپنے بیٹوں میں سے کسی سے کہہ کر روزگار یا نوکری کا انتظام کراتی تھیں۔ امی جان علیہا الرحمہ کے سماجی مسائل کے حل اور ان کے تدارک کے لیے پیہم کاوشات کا ذکر کرتے ہوئے شرفِ ملت سید محمد اشرف میاں قادری برکاتی یوں رقم طراز ہیں:

''میرے علم ذاتی میں ہے کہ انھوں نے طالب علموں کی مدد کے لیے ایک سال کے اندر ہی ایک ہی طالبہ پر پچاس ہزار سے زیادہ خرچ کیے۔ جب اس کا ذکر ہوا تو انھوں نے اپنے مخصوص لب و لہجے میں فرمایا کہ یہ پڑھ لکھ کر جب کسی قابل ہو جائے گی تو اپنے چھوٹے بھائیوں بہنوں کو بھی پڑھوا دے گی۔''

(اہل سنت کی آواز ۲۰۱۱ء، اکابر مارہرہ مطہرہ، حصہ سوم، ص ۱۷۴)

حضور امین ملت و حضور رفیق ملت نے اپنے والد ماجد قدس سرہٗ کے وصال کے بعد گاؤں دیہات سے لے کر ملک و بیرون ملک مذہب و مسلک وسلسلہ عالیہ برکاتیہ کی ترویج و اشاعت میں جو کردار ادا کیا ہے وہ زمانے سے پوشیدہ نہیں ہے۔ مسجد، مدرسہ خانقاہ و درگاہ کے انتظامات و دیکھ بھال، اپنے تمام اکابر کے اعراس کے انعقاد کے علاوہ قصبہ مارہرہ کے دینی ملی سماجی معاملات میں پیش قدمی کے ساتھ تعاون کرنا۔ اپنے احباب و متوسلین کے سکھ دُکھ میں نہ صرف شریک ہونا بلکہ ہمہ وقت ان کی دلجوئی اور ممکن مدد کے لیے خود کو پیش کر دینا لائق تقلید و تحسین عمل ہے۔

حضور امین ملت اور حضور رفیق ملت دام ظلہم العالی کے ساتھ ساتھ دورِ رواں میں دیگر

شہزادگانِ مارہرہ مطہرہ مسلسل اپنے مریدین ومتوسلین اور ملت اسلامیہ کے سماجی مسائل کے حل میں مسلسل کوشاں ہیں۔

حضور امین ملت دام ظلہٗ العالی علی گڑھ میں رہ کر اور حضور رفیق ملت دام ظلہٗ العالی مارہرہ مطہرہ میں لوگوں کے مختلف معاملات میں مختلف نوعیت کی سماجی و دنیاوی مدد فرماتے رہتے ہیں۔ حضور امین ملت دام ظلہٗ العالی ہر سال البرکات پبلک اسکول کے تقریباً ۱۰۰ ہونہار لیکن ضرورت مند طلبہ کی فیس معاف فرماتے ہیں۔ اس کے علاوہ اہل سلسلہ و دیگر افراد کی بھی ہر ممکن مدد چاہے وہ تعلیم کے سلسلے میں ہو، بیٹیوں کی شادیوں کا سلسلہ ہو، علاج ومعالجہ کا معاملہ ہو حضرت والا ہمیشہ صف اول میں رہ کر تعاون فرماتے ہیں۔ اور اس کے علاوہ وہ اپنے متوسلین ومعتقدین کے اور کن کن مسائل اور معاملات کو حل فرماتے ہیں یہ وہ ہی بہتر جانتے ہوں گے۔ ان کی قربت میں رہنے والوں نے تو ان کا دل اور ہاتھ معاشرے کے پسماندہ اور ضرورت مند طبقے کے لیے ہمیشہ کھلا پایا۔ حضور امین ملت نے اپنی والدہ ماجدہ علیہا الرحمہ کو خراج محبت پیش کرتے ہوئے بنام ''امی کا گھر'' عالیشان اور خوب صورت عمارت تعمیر کرائی جس میں عرس کے تینوں دن خواتین کے لیے معلمات کے ذریعہ درس وتربیت کا اہتمام کیا جاتا ہے تاکہ وہ نماز، روزہ، طہارت، ازدواجی زندگی اور خانگی امور کے ساتھ ساتھ روزانہ کے معاملات کے مسائل کو آسانی سے سمجھ کر عمل کر سکیں۔ عرس قاسمی کے علاوہ اوقات میں یہ مہمان خانہ قصبے کی بیٹیوں کی شادی بیاہ کے لیے بغیر کسی کرایہ کے فراہم کیا جاتا ہے۔ ''امی کا گھر'' مارہرہ مطہرہ جیسے چھوٹے سے قصبہ کے لیے ایک نعمتِ غیر مترقبہ سے کم نہیں۔ لوگ اپنی بیٹیوں کی شادی بیاہ کے لیے لگنے والے بہت سارے اخراجات سے خانقاہِ برکاتیہ کی وجہ سے بے فکر ہو جاتے ہیں۔

حضور رفیق ملت دام ظلہ العالی تو اپنی سخاوت اور سماجی بہبود کے کاموں کے لیے بے حد مشہور ومعروف بھی ہیں اور ہر دل عزیز بھی۔ ان کا دل، ان کی ذات، ان کا دسترخوان ہمیشہ عوام کے لیے دراز تر رہتا ہے۔ حضور رفیق ملت دام ظلہ العالی نے مارہرہ شریف میں مریضوں کو اطراف کے اچھے اسپتالوں مثلاً علی گڑھ کاس گنج وغیرہ میں علاج کے لیے لے جانے کے لیے ایک Ambulance کا انتظام بھی فرمایا۔ اس کے علاوہ ہر سال وہ خانقاہ کی طرف سے بچوں کی فیس، ان کے کورس ڈریس، غریب لڑکیوں کی شادی، نوجوانوں کو چھوٹی موٹی تجارت شروع کرنے کے لیے

راغب کر کے ان کی مالی امداد و اعانت، پانی کی قلت والے علاقوں میں نل وغیرہ لگوانا، اپنے قصبے اور اطراف کے مریضوں کو علی گڑھ، آگرہ، کاس گنج وغیرہ میں علاج کی سہولتیں مہیا کرانا جیسے پچاسیوں خدمت خلق سے وابستہ کاموں کو انجام دیتے رہتے ہیں۔

علاوہ ازیں سماجی مسائل کے حل اور تدارک کے لیے ان عملی کوششوں سے رفیق ملت سید نجیب حیدر میاں قادری برکاتی دام فیوضہٗ اپنے خطبات کے ذریعے پوری دنیا میں ملت کے سماجی مسائل پر دوٹوک انداز میں نشتر بھی چلاتے ہیں اور محبت بھرے انداز میں ان کے حل کا طریقہ بھی بتاتے ہیں۔ آپ کے اقوال معاشرے میں پھیلتے جا رہے نت نئے رسم و رواج، بدعات و خرافات کی بیخ کنی کے لیے مفید ہیں۔ رفیق ملت دام ظلہ العالی کے چند ملفوظات پیش کیے جا رہے ہیں جن پر عمل سماجی مسائل کو مسلم معاشرے سے ہمیشہ کے لیے ختم کر سکتا ہے:

☆ خانقاہِ برکاتیہ کا تعلق قیامِ خانقاہ سے لے کر دورِ حاضر تک تعلیم سے بہت عمیق رہا ہے، خواہ وہ دینی تعلیم ہو یا عصری تعلیم۔ مذہبِ اسلام نے تعلیم کی نہج کو کبھی مخصوص نہیں کیا کیوں کہ تعلیم تو تعلیم ہوتی ہے اس کا کام شخصیت کو جامع کرنا ہوتا ہے۔ ہمارے مشائخِ کرام تعلیم کے پھیلاؤ کے ہمیشہ حامی رہے۔ تعلیمی اداروں کا قیام، علم و اہلِ علم کی توقیر اور ترویجِ علم کی ترغیب اپنے اہلِ سلسلہ کو یہاں سے دی جاتی رہی ہے اور یہ سلسلہ الحمدللہ! جاری ہے۔ (اہل سنت کی آواز ۲۰۱۶ء)

☆ ''آدھی روٹی کھاؤ بچوں کو پڑھاؤ'' کا نعرہ صرف لگانے کے لیے خانقاہ کی طرف سے نہ دیا گیا بلکہ ہم کوشش بھی کرتے ہیں ہماری قوم کے بچے پڑھیں لکھیں اور حلال رزق کھائیں۔

(اہل سنت کی آواز ۲۰۱۰ء)

☆ ہمارا سیاسی شعور بھی بیدار رہے بلکہ صاف ستھری سیاست کے منظر نامے پر ہماری نظر بھی رہے۔

(اہل سنت کی آواز ۲۰۱۰ء)

☆ خانقاہوں اور درگاہوں میں اب کچھ ایسا نظام دیکھنے میں آنے لگا ہے جو نہ مشائخ کی تعلیمات سے میل کھاتا ہے اور نہ ہی تصوف سے اس کا کوئی بہت کچھ لینا دینا ہے۔ حالاں کہ خانقاہیں تو سلوک و معرفت کی آماج گاہ تصور کی جاتی تھیں، لوگ زنگ آلود دل لے کر آتے اور صیقل کروا کر لے جاتے۔ زیادہ تر تعلیم و تربیت شیخ کے اقوال و افعال اور ان کے طور طریقے، طرزِ زندگی و بندگی سے ہو جایا کرتی تھی۔ لیکن جب خانقاہیت اور نام نہاد درگاہیت آپس میں ایک دوسرے سے خلط ملط ہوئیں تب سے دونوں کے تشخص پر سوالیہ نشان اغیار کے خیموں سے لگنے لگے...... خانقاہوں

کے معیار میں چار چاند لگانا خانقاہ والوں کی ذمہ داری ہے، خانقاہ میں آنے والوں کی نہیں۔ ضرورت اِس بات کی ہے کہ اہل خانقاہ اپنا محاسبہ کریں کہ ہم خانقاہوں سے تصوف کے پیغام کو کتنا عام کرر ہے ہیں۔(اہل سنت کی آواز ۲۰۱۰ء)

☆ خانقاہ برکاتیہ کا جو مشن ہے تعلیم کو بڑھانا اس پر عمل پیرا رہیں۔ صاحب استطاعت حضرات اپنے اپنے شہروں، قصبوں میں اسکول اور مدارس کھولیں اور ۲۱/ویں صدی کے سب سے بڑے چیلنج کا سامنا کرنے کے لیے تیار رہیں۔ علم ہی فقط ایسا ہتھیار ہے جو اغیار کے خیموں میں تلاطم پیدا کرسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اور ہماری نسلوں کو علم نافع عطا فرمائے۔(اہل سنت کی آواز ۲۰۱۵ء)

☆ اپنے بچے اور بچیوں کو وسعت بھر دینی اور عربی تعلیم کے زیور سے آراستہ کریں۔ اپنے قرب و جوار میں چھوٹے بڑے تعلیمی ادارے قائم کریں اور حتی الوسع تعلیمی معاملات میں تعاون کریں۔

(اہل سنت کی آواز ۲۰۰۶ء)

☆ مقامی طور پر روزگار کے وسائل حاصل کریں۔ ضلع کی سطح پر پڑھے لکھے اصحاب کی ایسی جماعت بنائیں جو سرکاری، نیم سرکاری اور غیر سرکاری روزگار، ملازمتوں کی اسامیوں/مواقع کے بارے میں جانکاری حاصل کرے، عوامی سطرح پر واقف کراسکیں۔ بچوں کو مقابلے کے امتحانات کے لیے تیار کریں۔(اہل سنت کی آواز ۲۰۰۶ء)

☆ اپنے بچوں بچیوں کو حتی الوسع اردو اتنی ضرور پڑھائیں کہ وہ صحیح اردو لکھ پڑھ اور بول سکیں۔ اگر مقامی اسکولوں میں اردو تدریس کا انتظام نہیں ہے تو عوامی نمایندوں کے ذریعے، وفود کے ذریعے اس کے لیے بھرپور کوشش کریں لیکن جب تک اسکول میں انتظام ہو تب تک بچوں کو اس نعمت سے محروم نہ رکھیں۔ کوشش کر کے خود پڑھائیں یا ٹیوشن کے ذریعے اردو کی تعلیم جاری رکھیں۔

(اہل سنت کی آواز ۲۰۰۶ء)

☆ دہشت گردی سے دور و نفور رہیں کہ اسلام دہشت گردی کے سخت خلاف ہے۔ ایسے اشخاص اور اداروں سے بھی دور و نفور رہیں جن کے ردِ عمل میں دہشت گردی پنپتی ہے۔ وقتاً فوقتاً برادرانِ وطن کو بھی اپنے موقف سے آگاہ کرتے رہیں کہ ہم دہشت گردی کی ہر صورت سے بیزار ہیں اور ان نظریوں، افراد اور اداروں سے بھی بیزار ہیں جن کے عمل اور پالیسیوں کے ردِ عمل میں دہشت گردی پنپتی ہے۔(اہل سنت کی آواز ۲۰۰۶ء)

☆ وقت انسان کی زندگی کا سب سے قیمتی سرمایہ ہے اور رب العزت کی عظیم نعمت بھی اور پھر نعمت

بھی ایسی عام ہے کہ شاہ وگدا، عالم وجاہل، کمزور وطاقت ور اور چھوٹے بڑے سب کو عطا ہوئی ہے۔(پوسٹر: عرس قاسمی برکاتی کا تحفہ)

☆وقت بہت قیمتی چیز ہے اور وقت کو ضائع کرنا بہت بڑی بے وقوفی ہے اور اس کی پابندی اور صحیح استعمال دنیا میں ہر کامیابی کا پہلا زینہ ہے۔(پوسٹر: عرس قاسمی برکاتی کا تحفہ)

☆وقت بلاشبہ ایک ایسا عطیہ ہے جو انسان کو بنا بھی سکتا ہے اور بگاڑ بھی سکتا ہے۔اس کی اہمیت کا جسے احساس ہوتا ہے خوش قسمتی اُس کا دروازہ ضرور کھٹ کھٹاتی ہے۔وقت کی قدر جو لوگ کرتے ہیں وقت اُن کی قدر کرتا ہے اور اس کو ٹھوکر مارنے والے لوگ دوسروں کی ٹھوکر کا نشانہ بنتے ہیں۔
(پوسٹر: عرس قاسمی برکاتی کا تحفہ)

☆وقت ایک بہتا دریا ہے جس طرح دریا کی گزری ہوئی لہریں واپس نہیں ہو سکتیں اُسی طرح گیا ہوا وقت بھی دوبارہ کبھی ہاتھ نہیں آسکتا۔(پوسٹر: عرس قاسمی برکاتی کا تحفہ)

☆وقت کے ساتھ جو قومیں دوستی رچاتی ہیں اور اپنی زندگی کی شام وسحر کو وقت کا پابند کرلیتی ہیں۔ وہ ستاروں پر کمندیں ڈال سکتی ہیں، صحراؤں کو گلشن میں تبدیل کرسکتی ہیں اور زمانہ کی قیادت سنبھال سکتی ہیں۔(پوسٹر: عرس قاسمی برکاتی کا تحفہ)

☆وقت کا بہتر اور صحیح استعمال کرنے والے ہی خسارے سے دور ہیں۔ یہ لاکھ کوششوں سے بھی دوبارہ حاصل نہیں ہوسکتا، جو مل گیا سو مل گیا۔آیندہ وقت ملنے کی امید رکھنا دھوکہ ہے۔(ایضاً)

☆ہم بہ حیثیت مسلمان اپنی دینی اور سماجی زندگی کیسے گزار رہے ہیں۔تعلیم سے دوری، تہذیب و تمدن کا فقدان، کردار میں بری باتوں کی آمیزش، غرض کہ کوئی عمل ایسا نہیں ہے جو ہمارے اکابر کے کردار سے مماثلت رکھتا ہو اور یہی ہماری محرومی، ذلت ورسوائی کا موجب ہے اور کم وبیش یہی ہماری جماعت اہل سنت کا عالم ہے۔اختلاف اور انتشار کا ایک بازار گرم ہے۔تقریر وتحریر میں محبت اور رواداری ختم ہوتی جارہی ہے۔جس کی جو سمجھ میں آرہا ہے بولتا ہے، جو سمجھ میں آتا ہے لکھتا ہے۔(اہل سنت کی آواز ۲۰۱۲ء)

درج بالا پند ونصائح کے جلو میں امت مسلمہ کے سماجی مسائل کے حل کا گہرا درد و کرب پوشیدہ ہے۔اربابِ خانقاہِ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ کی مسلمانوں کی تعلیمی، معاشی اور سماجی اصلاح کی کوششوں کو بار بار سلامِ عقیدت ومحبت پیش کرنے کو جی چاہتا ہے۔اللہ کرے خانقاہِ برکاتیہ کی یہ کاوشیں زوال پذیر ملت اسلامیہ کے لیے عروج واقبال کا حقیقی پیش خیمہ ثابت ہو، آمین!!

## خانقاہ کے عزائم مستقبل کے حوالے سے:

خانقاہِ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ ملت اسلامیہ کی ہمہ جہت ترقی وخوش حالی کے لیے یوں تو متحرک اور فعال ہے ہی لیکن اربابِ خانقاہ کے نزدیک ملت اسلامیہ کو مزید استحکام عطا کرنے کے لیے مستقبل کے چند عزائم ہیں، جن کا اشارہ یہ ذیل میں نشانِ خاطر کریں:

☆ قوم کو دینی وعصری تعلیم سے آراستہ وپیراستہ کرنا۔ مختلف شہروں اور قصبوں میں تعلیمی ادارے کھولنا۔ تعلیم وتعلم اور علم واہلِ علم کی توقیر اور ترویج علم کی ترغیب دینا۔

☆ خصوصاً لڑکیوں کی تعلیم کے لیے اداروں کا قیام عمل میں لانا، ان کو اسلامی اور اخلاقی قدروں کے ساتھ باہنر بنا کر تعلیم وتربیت کے زیور سے آراستہ کرنا۔

☆ ملک بھر میں وقت کے ساتھ تعلیمی ادارے کھولنا۔ متمول مریدین اور متوسلین کو اپنے اپنے شہروں میں تعلیم کی اہمیت کا احساس دلا کر تعلیمی ادارے کھولنے کے لئے راغب کرنا تاکہ ایک طرف تعلیم کی ترویج بھی ہو اور قوم کے افراد کے لیے روزگار کی فراہمی بھی۔

☆ اربابِ خانقاہِ برکاتیہ خصوصاً حضور امین ملت دام ظلہٗ کا ایک دیرینہ خواب ہے کہ علی گڑھ میں ایک بہت معیاری Medical College کھولیں تاکہ قوم کو اس سے فائدہ پہنچے۔

☆ غریبوں اور ناداروں کے لیے روزگار کے مواقع فراہم کرنے والے مزید نت نئے پروفیشنل کورسیز کا آغاز کرنا۔

☆ مدارس اسلامیہ کے نظام کو جدید عصری تقاضوں کے مطابق ہم آہنگ کرتے ہوئے بہتر سے بہتر بنانا،

☆ علمائے کرام کو موجودہ دور کے تقاضوں اور ضرورتوں کے حوالے سے مناسب تربیت دینا، انھیں اردو، عربی اور فارسی کے علاوہ بین الاقوامی زبان انگریزی اور دیگر علاقائی زبانوں میں مہارت کے لیے اقدامات کرنا۔

☆ مدارس کے اساتذہ وطلبہ کو تعلیم کے حوالے سے بیدار کرنا اور ان کے ذہنوں سے یہ بات نکالنے کی ہر ممکن کوشش کرنا کہ وہ پڑھ کر صرف امامت یا تدریس کے فرائض انجام دے سکتے ہیں۔ انھیں کاشتکاری، تجارت اور گھریلو صنعت کی جانب ترغیب دلانے کی کوشش کرنا، انھیں ووکیشنل کورس یا ٹریننگ کر کے کسی بھی پیشے کو اختیار کرنے کے مواقع فراہم کرنا۔

☆ قوم وملت کے نوجوانوں کو صحیح راہ دکھانا اور ان کے لیے معاش کے وسائل کی فراہمی کے لیے

مثبت کوشش کرنا۔

☆ قدرتی آفات سے متاثرہ علاقوں میں باز آبادکاری کے کاموں میں مدد کرنا۔

☆ سماجی اور فلاحی خدمات انجام دینا، یتیموں، بیواؤں، ناداروں اور غربا کی ہر ممکن مدد کرنا۔

☆ دعوت وتبلیغ کے لیے مواقع فراہم کرنا، علی گڑھ جیسے تعلیمی مرکز میں دعوت وتبلیغ کا مؤثر اور جامع نظم قائم کرنے کے لیے سینٹر کھولنا۔

☆ اِس خانقاہ عالیہ (مارہرہ شریف) کا تصلب فی الدین خود میں امتیازی شان کا حامل ہے ہمیشہ اس امر کی کوشش جاری رکھنا کہ بزرگوں کی ان روایات کی پاس داری جہاں تک ممکن ہو جاری رکھی جائے، تعمیر نصب العین ہو، تخریب سے خود کو باز رکھنا۔

☆ حفظِ ناموسِ رسالت کی ذمہ داری کل بھی اربابِ خانقاہ کا اوّلین مقصد تھا اسے ہمیشہ اپنا سب سے اہم فریضہ تصور کرنا۔

☆ گمراہی کے طوفان سے امت کو بچانے کا جو درس آج سے ساڑھے تین سو سال پہلے یہاں سے دیا گیا تھا، اس پر ہمیشہ عمل پیرا ہونے کا پورا اہتمام کرنا۔

☆ فکری فساد اور تذبذب کے دلدل سے مسافرانِ امت کو بچانا اور ایمان اور اعتقاد کی حفاظت کے لیے پورے حوصلے اور عزم کے ساتھ کمربستہ رہنا۔

☆ سیاسی شعور بھی بیدار رکھتے ہوئے صاف ستھری سیاست کے منظر نامے کے حوالے سے مسلمانانِ ہند کی قیادت کا فریضہ انجام دینا۔

☆ مسلکِ اعلیٰ حضرت جو اصل میں مسلکِ حق اور قدیم مذہبِ مہذب اہل سنت کو مضبوط تر کرنے کا نام ہے، اس کی حفاظت اور ترویج واشاعت کے لیے پروقار طریقے سے سعی کرنا۔

☆ جماعت کی شیرازہ بندی کے لیے ہر ممکن تعاون کرنا۔ اتحاد واتفاق کے لیے راہیں ہموار کرنا۔

☆ اسلافِ کرام قدس سرہم کے علمی اور روحانی اثاثے سے استفادہ کر کے ان کو ملت اسلامیہ تک پہنچانے کے لیے ان کی جدید طرز پر اشاعت عمل میں لانا۔

☆ عرس کے مواقع پر مختلف علاقوں کی صورتِ حال کے پیش نظر تعلیمی اور سماجی مسائل پر مباحثہ اور روابط کے پروگرام کرنا۔

☆ علاقائی مسائل اور معاملات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا تاکہ درگاہوں کا تفوق برقرار رہ سکے۔

☆ مخصوص افراد کے لیے مشاورتی اور تربیتی پروگرام کرانا تاکہ ہم عصر مسائل واحوال کا جائزہ لیا جاسکے اوران کے تدارک کی کوشش کی جاسکے۔

☆ افراد کی صلاحیتوں کی بنیاد پر شناخت کرنا تاکہ بہ وقت ضرورت ایکسپرٹ کی تلاش میں وقت ضائع نہ ہو۔

☆ اسلام دشمن طاقتوں کے حربوں سے نوجوانوں کو باخبر کرتے ہوئے انھیں ملک وملت سے وفاداری کا درس دینا، ہر قسم کی تخریبی کارروائیوں سے دور رکھنا۔ اسلام کے پیغامِ امن واخوت کو عام کرنا۔ وغیرہا!

اللہ کریم سے دعا ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ وطفیل ہمارے مہربان اور شفیق سرکاروں کا سایۂ عاطفت ہم خواجہ تاشانِ خاندانِ برکات پر دراز تر فرمائے، تاکہ عصرِ حاضر میں امت مسلمہ کی سچی قیادت ورہنمائی کا فریضۂ خیر کی انجام دہی اسی طرح جاری وساری رہے اور مسلمانوں کی تعلیمی، معاشی اور سیاسی پسماندگی دور ہونے میں مدد ملتی رہے۔ آمین بجاہ النبی الامین الاشرف الافضل النجیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم!

☆......☆......☆

ملت کے نام حضور رفیقِ ملت سید نجیب حیدر میاں قادری برکاتی دام ظلہ العالی کا

## پیغام

''ہم بہ حیثیت مسلمان اپنی دینی اور سماجی زندگی کیسے گزار رہے ہیں۔ تعلیم سے دوری، تہذیب وتمدن کا فقدان، کردار میں بری باتوں کی آمیزش، غرض کہ کوئی عمل ایسا نہیں ہے جو ہمارے اکابر کے کردار سے مماثلت رکھتا ہو، اور یہی ہماری محرومی، ذلت و رُسوائی کا موجب ہے اور کم وبیش یہی ہماری جماعت اہل سنت کا عالم ہے۔ اختلاف اور انتشار کا ایک بازار گرم ہے۔ تقریر وتحریر میں محبت اور رَواداری ختم ہوتی جارہی ہے۔ جس کی جو سمجھ میں آرہا ہے بولتا ہے، جو سمجھ میں آتا ہے لکھتا ہے۔''

# مطبوعات نوری مشن
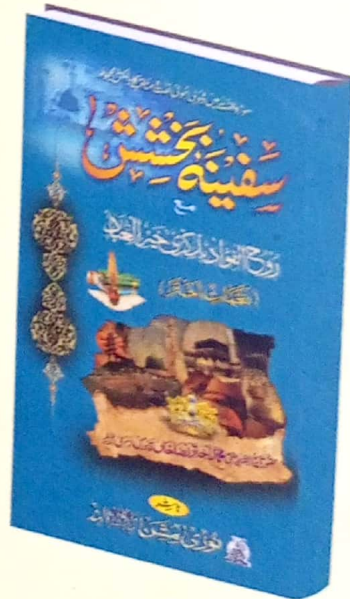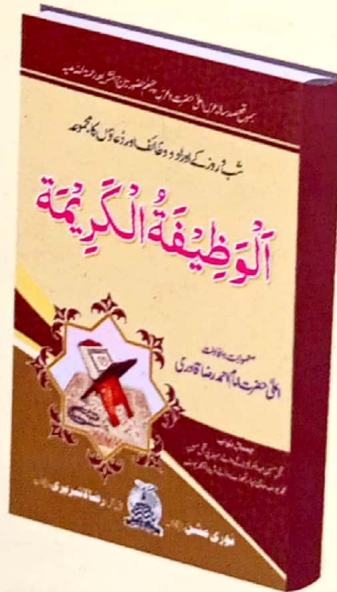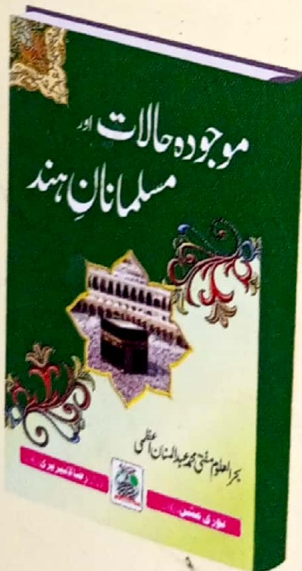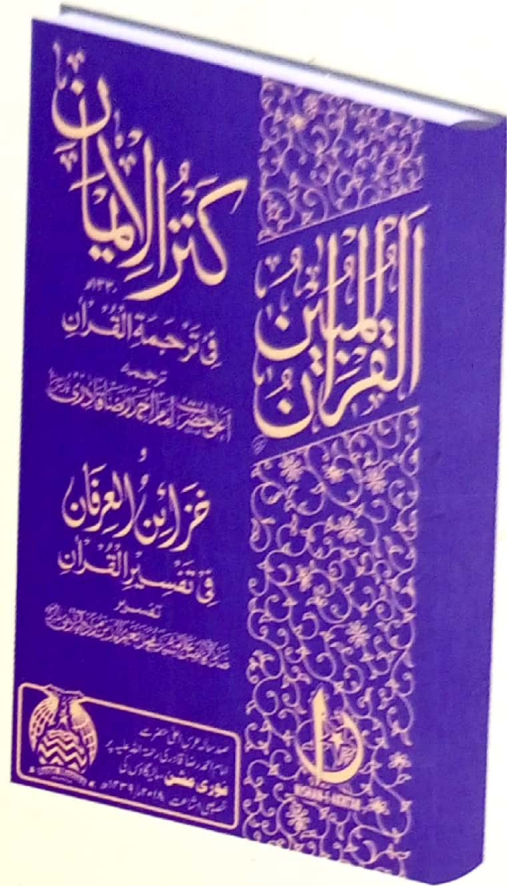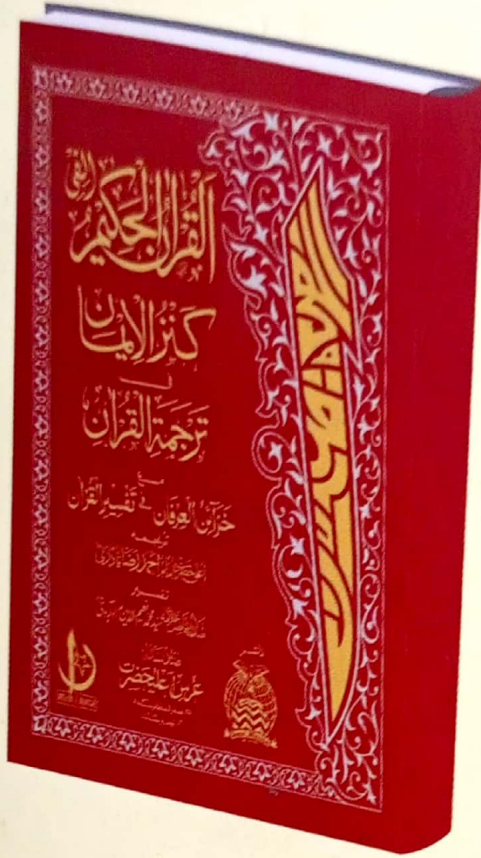
**Noori Mission**
C/o. Madinah Kitab Ghar, Old Agra Road, Malegaon-423203
e-mail:gmrazvi92@gmail.com